عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

# ہفت روزہ ختمِ نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

جلد ۲۶ | ۳ تا ۱۰/ ربیع الثانی ۱۴۲۸ھ مطابق ۲۴ تا ۳۰/ اپریل ۲۰۰۷ء | شمارہ: ۱۶

قیمت ۷ روپے


## پی جے میر قادیانیوں کی زبان بول رہے ہیں

## اسرارِ کتابُ اللہ کے امین

## اتباعِ سنّت تمام نیکیوں کی کنجی

# آقائے دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم باعثِ عزو شرفِ کائنات ہیں


Email: editorkn@yahoo.com

Website: http://www.khatme-nubuwwat.org
http://www.khatm-e-nubuwwat.com

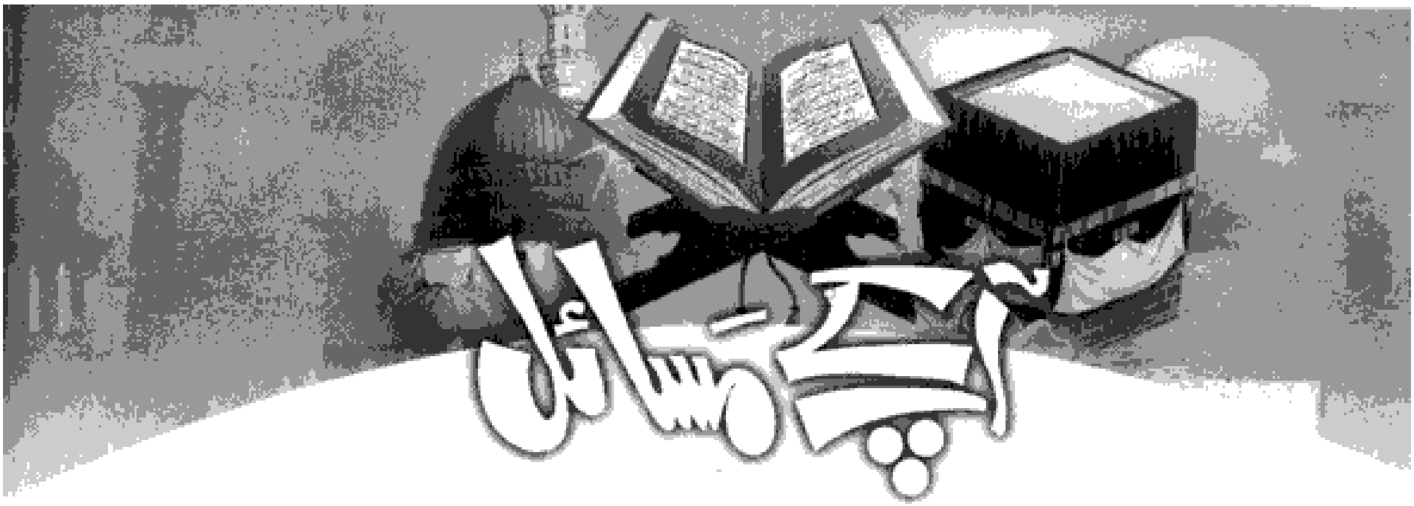


## زکوٰۃ اور زلزلہ زدگان:

(محمد اسلم، حیدرآباد)

س:...... کیا میں اپنی زکوٰۃ کی رقم زلزلہ زدگان کی مدد کے لئے دے سکتا ہوں؟

ج:...... یقین ہو کہ مستحقین تک پہنچ جائے گی تو ضرور دیں، نیز اس کا بھی خیال رہے کہ سیّدوں اور غیر مسلموں کو بھی زکوٰۃ نہیں لگتی، لہٰذا متاثرین زلزلہ میں سے جو غیر مسلم ہوں گے یا حضرات سادات ہوں گے، ان کو زکوٰۃ کی رقم نہیں دینا چاہئے، بلکہ ان کو عطیہ کی مد میں سے دینا چاہئے۔

## رمضان کے روزے کی قضا:

(رقیہ خان، راولپنڈی)

س:...... رمضان میں جو روزے قضا ہو گئے، ان کے متعلق کیا حکم ہے؟

ج:...... ان کو بعد میں قضا کرنا فرض ہے۔

## وسوسوں کا علاج:

(سدرہ آصف، کراچی)

س:...... یہ مسئلہ میری والدہ کا ہے کہ جب وہ نماز پڑھنے کے لئے کھڑی ہوتی ہیں یا وضو کرتی ہیں تو ان کے دل میں اللہ کی شان میں غلط الفاظ اور شیطانی وسوسے آتے ہیں، منہ سے بُرے الفاظ نکلتے ہیں، کبھی کبھی اللہ پر سے ایمان ہی اٹھ جاتا ہے اور کبھی بہت بھروسا ہو جاتا ہے، حالانکہ میری والدہ پانچ وقت کی نمازی ہیں اور پابندی سے نماز کی ادائیگی بھی کرتی ہیں، اس کیلئے روحانی علاج کروایا، لیکن بہتری نہیں ہوئی، جس کی وجہ سے میری والدہ بہت پریشان ہیں، اس مسئلے کا کیا حل ہے؟

ج:...... بُرے خیالات کا آنا بُرا نہیں، البتہ ان کو زبان پر لانا بُرا ہے، وسوسوں کا آنا ان کے ایمان کی نشانی ہے، کیونکہ شیطان اسی دل میں

**مولانا سعید احمد جلال پوری**

وسوسے ڈالتا ہے جس دل میں ایمان ہو، آپ کی والدہ کو چاہئے کہ سورۂ فلق، سورۂ ناس کا کثرت سے ورد رکھیں، وسوسے ختم ہو جائیں گے۔

## انٹرنیٹ پر نکاح:

(سدرہ شرافت مرزا، لاہور)

س:...... انٹرنیٹ کے ذریعے نکاح کی شرعی حیثیت کیا ہے؟ گواہ کی موجودگی میں کوئی بالغ لڑکا لڑکی آپس میں نکاح کر سکتے ہیں؟ یا اس کے لئے والدین کی رضامندی ضروری ہے؟

ج:...... انٹرنیٹ پر نکاح نہیں ہو سکتا، اس لئے کہ ایجاب و قبول کرنے والوں کا ایک ہی مجلس میں ہونا ضروری ہے، اگر کبھی کسی غیر موجود کا نکاح کرنا ہو تو اس کی آسان اور جائز شکل یہ ہے کہ غیر موجود اپنے نکاح کا کسی کو وکیل بنائے، اور وکیل اس کی جگہ ایجاب یا قبول کرے اور دونوں کا ایجاب و قبول دو گواہ سن لیں تو نکاح ہو جائے گا۔

## نماز میں بھولنے کا علاج:

(سرفراز بلوچ، کوئٹہ)

س:...... مجھے بھولنے کی عادت ہے، اکثر نماز کے دوران بھول جاتا ہوں کہ کس رکعت میں ہوں، اکثر بھولنے کی وجہ سے نماز میں خلل واقع ہو جاتا ہے، بہت کوشش کے باوجود بھولنے کی عادت سے چھٹکارا نہیں ملتا، اس صورت میں میرے لئے کیا حکم ہے؟

ج:...... اس کا علاج یہ ہے کہ آپ نماز میں جو کچھ پڑھ رہے ہوں، ان پر ایسی توجہ مرکوز رکھیں جیسے قرآن کریم کو ہجوں کی مدد سے پڑھنے والا حروف پر توجہ مرکوز رکھتا ہے، انشاء اللہ آپ نہیں بھولیں گے، پھر بھی اگر شبہ ہو تو جس طرف گمان غالب ہو، وہ سمجھا جائے، اگر ایسا بھی نہ ہو تو مثلاً شبہ ہوا کہ تین رکعت پڑھی ہیں یا چار؟ تو اس کو تین تصور کرکے ایک رکعت مزید پڑھ کر سجدہ سہو کر لیا جائے۔

# ہفت روزہ ختم نبوۃ

جلد:۲۶ شمارہ:۱۶ ۴ تا ۱۰/ربیع الثانی ۱۴۲۸ھ مطابق ۲۴ تا ۳۰/اپریل ۲۰۰۷ء

سرپرست
حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم
حضرت مولانا سید نفیس الحسینی صاحب دامت برکاتہم

مدیر اعلیٰ
مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ
مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر
مولانا اللہ وسایا

بیاد
امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
محدث العصر مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ
حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ
شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ
مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ
شہید ختم نبوت حضرت مفتی محمد جمیل خانؒ

مجلس ادارت
مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر — مولانا سعید احمد جلالپوری
علامہ احمد میاں حمادی — صاحبزادہ مولانا عزیز احمد
صاحبزادہ سید محمد سلیمان بنوری — مولانا بشیر احمد
مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی — مولانا قاضی احسان احمد

سرکولیشن منیجر: محمد انور رانا — کمپوزنگ: محمد فیصل عرفان

قانونی مشیر
حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ • منظور احمد میو ایڈووکیٹ

## اس شمارے میں

| مضمون | مصنف | صفحہ |
|---|---|---|
| پی جے میر قادیانیوں کی زبان بول رہے ہیں | اداریہ | ۴ |
| آقائے دو عالم باعث عز و شرف کائنات ہیں | مولانا محمد اکرم طوفانی | ۱۰ |
| اتباع سنت...... تمام نیکیوں کی کنجی | مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی | ۱۳ |
| اسرار کتاب اللہ کے امین | مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ | ۱۵ |
| مولانا شمس الدین شہیدؒ | مولانا عبدالرؤف انور | ۲۰ |
| خبروں پر ایک نظر | | ۲۱ |

زر تعاون بیرون ملک: امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۰ ڈالر۔
یورپ، افریقہ: ۷۰ ڈالر۔ سعودی عرب، متحدہ عرب امارات،
بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۶۰ امریکی ڈالر
زر تعاون اندرون ملک: فی شمارہ: ۷ روپے۔ ششماہی: ۱۷۵ روپے۔ سالانہ: ۳۵۰ روپے
چیک۔ ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت۔ اکاؤنٹ نمبر 8-363 اور
اکاؤنٹ نمبر 2-927 الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ کراچی پاکستان ارسال کریں

لندن آفس:
35,Stockwell Green,
London, SW9 9HZ U.k:
Ph: 0207-737-8199

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان
فون: ۴۵۱۴۱۲۲-۴۵۸۳۴۸۶ فیکس: ۴۵۴۲۲۷۷
Hazori Bagh Road, Multan
Ph: 4583486-4514122 Fax: 4542277

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
ایم اے جناح روڈ کراچی۔ فون: ۲۷۸۰۳۳۷ فیکس: ۲۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat(Trust)
Old Numaish M.A.Jinnah Road.Karachi.
Ph: 2780337 Fax: 2780340

ناشر: عزیز الرحمٰن جالندھری طابع: سید شاہد حسین مطبع: القادر پرنٹنگ پریس مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

اداریہ

## اسلام‘ نماز اور دیگر عبادات کے خلاف ہرزہ سرائی

# پی جے میر قادیانیوں کی زبان بول رہے ہیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ کفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفی‘ امابعد:

روزنامہ جنگ سمیت متعدد قومی روزناموں نے ۹/اپریل ۲۰۰۷ء کو حالیہ کرکٹ ورلڈ کپ میں پاکستانی ٹیم کی شکست کی تحقیقات کرنے والی کمیٹی کے روبرو پاکستان کرکٹ ٹیم کے میڈیا منیجر پرویز جمیل میر (پی جے میر) کے بیان کو شائع کیا‘ جس میں موصوف نے متعدد قابل اعتراض باتیں کہیں۔ پاکستان کرکٹ ٹیم کی ورلڈ کپ میں شرکت کے لئے روانگی سے قبل ہی بعض اسپورٹس رپورٹر کھلے بندوں پی جے میر کے بارہ میں یہ کہہ رہے تھے کہ وہ قادیانی ہیں۔

لیکن چونکہ کھیل بالخصوص کرکٹ کوئی ایسی چیز نہیں جس کا مذہب سے براہ راست کوئی تعلق ہو‘ اس لئے اُس موقع پر کسی تبصرہ یا احتجاج کی کوئی ضرورت محسوس نہیں کی گئی‘ چنانچہ بعض اخبار نویسوں کی جانب سے اس سلسلہ میں بیان جاری کرنے کی ضرورت کے اظہار کے باوجود بھی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے اسی لئے کوئی بیان جاری نہیں کیا۔ دوسری بات یہ کہ چونکہ پی جے میر کے حتمی طور پر قادیانی ہونے کی اُس وقت تک تصدیق نہ ہو سکی تھی ......اور کسی کو زبردستی قادیانی قرار دینا عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا وطیرہ نہیں...... اس لئے کوشش یہ کی گئی کہ حتمی تصدیق ہونے تک اس سے صرف نظر کیا جائے‘ اور پی جے میر کی سرگرمیوں خصوصاً اخباری بیانات کا جائزہ لیا جائے کہ اگر وہ کسی دینی معاملہ میں مداخلت نہیں کرتا‘ تو اُس کے خلاف کسی قسم کی بیان بازی سے گریز کیا جائے۔

لیکن گزشتہ دنوں جب پی جے میر نے ایک متنازعہ بیان دیا‘ تو واقعات نے ایک نیا رُخ اختیار کر لیا‘ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ پہلے پاکستان کرکٹ ٹیم کی اسلام سے بڑھتی ہوئی وابستگی اور کھلاڑیوں کے دین پر عمل کرنے کے خلاف پی جے میر کی ہرزہ سرائی ذکر کر دی جائے تاکہ قارئین کو معاشرے کے ہر طبقہ میں موجود اسلام دشمن عناصر کی زہر افشانی کا کچھ اندازہ ہو سکے‘ چنانچہ ”پرویز ثانی“ پی جے میر نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ:

> ”کراچی (اسٹاف رپورٹر) ورلڈ کپ کرکٹ ٹورنامنٹ کے لئے پاکستان کرکٹ ٹیم کے میڈیا منیجر پرویز جمیل میر نے کہا ہے کہ قومی کرکٹ ٹیم کے بعض کھلاڑیوں کا مذہب سے بہت زیادہ لگاؤ اور تبلیغی رجحان کی وجہ سے ورلڈ کپ میں کارکردگی متاثر ہوئی ہے۔ عالمی مقابلے میں ٹیم کی ناکامی پر تحقیقات کرنے والی کمیٹی کے روبرو جمعہ کو انہوں نے اپنا بیان قلمبند کرایا۔ کمیٹی کے ذرائع کے مطابق پرویز میر نے کہا کہ وہ نماز یا دین اسلام کے خلاف نہیں مگر ہمیں مذہب یا نماز کو اپنے پروفیشن پر حاوی نہیں ہونے دینا

چاہئے۔ اسلامی فرائض کی ادائیگی کے لئے وقت مقرر ہے مگر کام کے دوران ہر وقت تبلیغ کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستانی ٹیم کے بعض کھلاڑی کھیل سے تبلیغ کو اہمیت دیتے تھے جس کی وجہ سے ان کی کرکٹ پر سے توجہ ہٹ گئی اور ان کا ذہن بٹ گیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ ہوائی جہاز میں دوران سفر بزنس کلاس میں اذان اور نماز ادا کرکے ہم دنیا کو کیا پیغام دینا چاہتے ہیں۔''

(روزنامہ ''جنگ'' کراچی' مورخہ ۷/اپریل ۲۰۰۷ء)

پی جے میر کی زہر افشانی کے خلاف پاکستان کرکٹ ٹیم کے سابق کپتان انضمام الحق نے دینی غیرت کا ثبوت دیتے ہوئے ایک مذمتی بیان دیا' جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

''کراچی (اسٹاف رپورٹر) پاکستانی کرکٹ ٹیم کے سابق کپتان انضمام الحق نے کہا ہے کہ ورلڈ کپ میں ہم خراب کھیل کر ہارے ہیں۔ نماز یا تبلیغ کو شکست کا جواز بنانا درست نہیں ہے۔...... ہفتے کو لاہور سے ٹیلیفون پر جنگ سے بات چیت کرتے ہوئے انضمام الحق نے کہا کہ ہر مسلمان کو پنج گانہ نماز ادا کرنی چاہئے۔ میں دعوے سے کہتا ہوں کہ ویسٹ انڈیز میں پاکستانی کھلاڑی کسی غیر ضروری سرگرمی میں ملوث نہیں رہے' اس لئے نماز یا تبلیغ کو ایشو نہیں بنانا چاہئے۔ پاکستانی ٹیم گزشتہ کئی سال سے ایک ساتھ نماز ادا کررہی ہے۔ ایک خراب سیریز کو شکست کا جواز قرار دینا درست نہیں ہے۔

انضمام الحق نے میڈیا منیجر پی جے میر کے اس الزام کو مسترد کردیا ہے جس میں انہوں نے ورلڈ کپ میں ٹیم کی شکست کا بنیادی سبب کھلاڑیوں کی کھیل سے زیادہ مذہب پر توجہ کو قرار دیا ہے۔ انضمام الحق نے کہا کہ پی جی میر کا یہ بیان انتہائی تکلیف دہ ہے کیونکہ کوئی بھی مسلمان اس طرح کی بات نہیں کہہ سکتا۔ یہ منفی سوچ اور تنقید ہے۔ کھلاڑیوں کی نمازوں کو شکست کی وجہ قرار دینے کا مقصد معاملے کو دوسرے رخ پر ڈالنا اور کچھ لوگوں کی طرف سے توجہ ہٹانا ہے۔

انضمام الحق نے کہا کہ کھلاڑیوں کی نمازوں سے ٹیم کی کارکردگی کا کوئی تعلق نہیں اور نہ ہی اس سے میچ یہاں تک کہ ٹیم کا ٹریننگ پروگرام متاثر ہوا ہے۔ انضمام الحق نے کہا کہ مذہب کو کرکٹ سے جوڑ کر کچھ لوگ غلط فہمیاں پیدا کررہے ہیں۔''

(روزنامہ ''جنگ'' کراچی' مورخہ ۸/اپریل ۲۰۰۷ء)

اس کے ساتھ ساتھ قومی کرکٹ ٹیم کے ممبران کا چناؤ کرنے والی سلیکشن کمیٹی کے ممبر احتشام الدین نے بھی ورلڈ کپ میں شکست کی ذمہ داری مذہب اور نمازوں پر ڈالنے کے الزام کو مسترد کردیا ہے' چنانچہ اس حوالہ سے میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ:

''ورلڈ کپ میں شکست کی ذمہ داری کسی ایک پر ڈالنا زیادتی ہوگی' اس کے ذمہ دار کپتان' کوچ' سلیکشن کمیٹی' کرکٹ بورڈ سب ہیں۔...... انہوں نے ٹیم میں مذہبی رجحانات کے حوالے سے پوچھے گئے سوال پر کہا کہ ویسٹ انڈیز میں ٹیم کے ساتھ نہیں تھا' لہٰذا کوئی تبصرہ نہیں کرسکتا' تاہم دورہ جنوبی افریقہ میں کھلاڑی اس حوالے سے صرف میٹنگ روم تک محدود رہتے تھے اور میں نے انہیں باہر کہیں تبلیغ کرتے نہیں دیکھا۔ تاہم نماز پڑھنا کوئی بری بات نہیں' بحیثیت مسلمان یہ ہم سب کو پڑھنا چاہئے۔''

(روزنامہ ''نوائے وقت'' کراچی' مورخہ ۸/اپریل ۲۰۰۷ء)

سابق کرکٹر سرفراز نواز نے ایک مسلمان اور پاکستانی ٹیم کے سابق ممبر ہونے کی حیثیت سے پی جے میر کے اس بیان پر شدید ردعمل ظاہر کیا' جس کو اخبارات نے یوں اُجاگر کیا:

''انہوں نے ورلڈ کپ میں پاکستانی ٹیم کے میڈیا منیجر پرویز میر کے بیان پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ ان کے بیان سے

مسلمانوں کے جذبات مجروح کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اگر بورڈ نے نماز کے بارے میں بیان پر پی جے میر کے خلاف کارروائی نہ کی تو وہ ازخود اسلامی قوانین کے مطابق ان کے خلاف عدالت سے رجوع کریں گے۔''

(روزنامہ ''جنگ'' کراچی' مورخہ ۹/اپریل ۲۰۰۷ء)

اسی طرح قومی ٹیم کے ممبر کامران اکمل نے بھی مذہب اور نماز کو وجہ شکست قرار دینے کے مسترد کرتے ہوئے خراب کارکردگی کو شکست کی اصل وجہ قرار دیا اور کہا کہ

''کراچی (اسپورٹس رپورٹر) قومی کرکٹ ٹیم کے وکٹ کیپر بیٹسمین کامران اکمل نے کہا ہے کہ نماز فرض ہے' ہم اسے نہیں چھوڑ سکتے' ورلڈ کپ میں شکست کی وجہ ٹیم کی خراب کارکردگی ہے۔'' (روزنامہ ''امت'' کراچی' مورخہ ۱۰/اپریل ۲۰۰۷ء)

سابق کرکٹر شفقت رانا نے ماضی میں شکست کی اصل وجہ سے پردہ اٹھاتے ہوئے ماضی اور حال کے کھلاڑیوں میں بنیادی فرق کو واضح کیا' چنانچہ ان کا بیان ملاحظہ ہو:

''شفقت رانا نے کہا کہ پہلے جب ٹیم ہارتی تھی تو کہا جاتا تھا کہ لڑکے رات کے تین بجے تک ڈانس کر رہے تھے اور پھر کھلاڑیوں کی لڑکیوں کے ساتھ تصویریں آجاتی تھیں' لیکن اب یہ کہا جا رہا ہے کہ دینی عبادت کے باعث میچ ہارے ہیں' تو ایسی کوئی بات نہیں' نماز فرض ہے' وہ ہم نہیں چھوڑیں گے۔'' (روزنامہ ''امت'' کراچی' مورخہ ۱۰/اپریل ۲۰۰۷ء)

پی جے میر کے متذکرہ بالا متنازعہ بیان اور اس کے خلاف پاکستان کرکٹ ٹیم کے سابق کپتان انضمام الحق' وکٹ کیپر کامران اکمل' سلیکشن کمیٹی کے ممبر احتشام الدین' سابق کرکٹرز سرفراز نواز اور شفقت رانا کے علاوہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی جانب سے بھی اس سلسلہ میں ایک بیان شائع ہوا ہے' جس میں مذہب اور اسلامی عبادات کے خلاف پی جے میر کی ہرزہ سرائی کی مذمت کے ساتھ ساتھ ان کی قادیانی جماعت سے ممکنہ وابستگی کی تحقیقات کا بھی مطالبہ کیا گیا ہے' چنانچہ اس حوالہ سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی نے اخبارات کو درج ذیل بیان جاری کیا:

(۱)

''کراچی (پ ر) مذہب اور نماز کو کرکٹرز کی خراب کارکردگی کی بنیاد بنانا بیمار ذہنیت کی عکاسی کرتا ہے۔ روشن خیالی کی اصل حقیقت اب سامنے آئی ہے۔ اسلام اور نماز کے خلاف منفی آرا یا بیان بازی جرم قرار دی جائے۔ قومی کرکٹ ٹیم کے منیجر پی جے میر کے مبینہ طور پر قادیانی ہونے کی خبروں کی تحقیقات کروائی جائے۔ اسلام کے خلاف ہرزہ سرائی کرنے والے اسلام کے نام پر قائم ہونے والے ملک کی کرکٹ ٹیم کے میڈیا منیجر بننے کے اہل نہیں۔ ٹیم میں قادیانیت کے فروغ کے خواہاں عناصر کو مسلم کرکٹرز کی نمازوں اور دین سے وابستگی سے شدید تکلیف پہنچی ہے۔ ان خیالات کا اظہار عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا قاضی احسان احمد اور سیکریٹری جنرل محمد انور نے اپنے ایک بیان کے ذریعہ کیا۔

انہوں نے کہا کہ قائداعظم کی تعلیمات میں کہیں یہ نہیں لکھا ہوا کہ پاکستان کا مسلمان اپنے مذہب پر عمل کرنے میں مملکت یا کسی فرد یا ادارے کا پابند ہے۔ پھر پاکستانی کرکٹرز پر مذہب اور نماز کے حوالے سے کیوں کیچڑ اچھالی جا رہی ہے؟ کرکٹرز کے لئے کوڈ آف کنڈکٹ میں نماز کی ادائیگی کو ضروری قرار دیا جائے' کیونکہ نماز کی ادائیگی کو اسلام کی اہم ترین شرائط میں شمار کیا گیا ہے۔''

اس پر مزید ردعمل اور اظہار مذمت کے لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی جانب سے اخبارات کو درج ذیل بیان جاری کیا گیا:

(۲)

''کراچی (پ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنماؤں مولانا سعید احمد جلال پوری‘ مولانا محمد اکرم طوفانی‘ مولانا قاضی احسان احمد اور محمد انور نے مطالبہ کیا ہے کہ قومی کرکٹ ٹیم کو اسلام دشمن عناصر سے پاک کیا جائے اور پی جے میر کو ٹیم کے میڈیا منیجر کے عہدے سے فی الفور فارغ کیا جائے اور ان کی جگہ اسلام اور پاکستان سے محبت رکھنے والی کسی شخصیت کو اس عہدے پر فائز کیا جائے۔ حکومت کو پی جے میر کے خلاف سخت ایکشن لینا چاہئے۔ عدالتوں کو ان کے متنازعہ بیان کا ازخود نوٹس لیتے ہوئے کارروائی کرنی چاہئے۔ مسلمانوں کو ان کے خلاف مقدمات کے اندراج میں تاخیر نہیں کرنی چاہئے۔

رہنماؤں نے کہا کہ قومی کرکٹ ٹیم کو اسلامی تعلیمات سے دور کرنے کی کوششیں ناکام ثابت ہوں گی۔ ٹیم کا ہر ممبر پہلے مسلمان اور بعد میں کھلاڑی ہے۔ اس پر یہ لازم ہے کہ اسلامی تعلیمات کی ہر حال میں پیروی کرے اور ہر مقام پر اسلام کو اوّلیت دے۔ اس لئے پی جے میر کا یہ کہنا کہ ہمیں مذہب یا نماز کو اپنے پروفیشن پر حاوی نہیں ہونے دینا چاہئے‘ اسلام کی بنیادی تعلیمات سے انحراف اور ناواقفیت کی علامت ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام دنیاوی کاموں پر تبلیغ کو فوقیت دی اور ہر وقت اور ہر حال میں اس تبلیغی فریضہ کو سرانجام دیا اور اسی فریضہ کی انجام دہی کی خاطر آپؐ نے طائف میں پتھر کھائے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے اس فریضہ کی انجام دہی پر پی جے میر کیا تبصرہ کریں گے؟ اور کیا وہ نعوذ باللہ! حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی وہی مشورہ دیں گے‘ جو انہوں نے اپنے بیان میں دیا کہ: ''اسلامی فرائض کی ادائیگی کے لئے وقت مقرر ہے مگر کام کے دوران ہر وقت تبلیغ کرنے کی اجازت نہیں ہے''۔ ہوائی جہاز میں دوران سفر بزنس کلاس میں اذان اور نماز ادا کرنا ہر مسلمان کا بنیادی فریضہ اور اس کا بنیادی حق ہے‘ اس فریضہ کی انجام دہی سے کسی مسلمان کو روکنا سراسر ناروا اور ظلم ہے۔ ہزاروں مسلمان دوران پرواز نماز ادا کرتے ہیں اور ان کے اس فعل کو ہر شخص حتیٰ کہ غیر مسلم بھی مستحسن نظروں سے دیکھتے ہیں۔ پی جے میر اس فریضہ کی مخالفت کرکے اسلامی دنیا کو کیا پیغام دینا چاہتے ہیں؟

میڈیا منیجر کا یہ کہنا کہ پاکستانی ٹیم کے بعض کھلاڑی کھیل سے زیادہ تبلیغ کو اہمیت دیتے تھے‘ جس کی وجہ سے ان کی کرکٹ پر سے توجہ ہٹ گئی اور ان کا ذہن بٹ گیا تھا‘ سراسر غیر منطقی ہے‘ کیونکہ یہی کھلاڑی دین سے وابستہ رہتے ہوئے مختلف میچز کے دوران بہترین کارکردگی کا مظاہرہ کرتے رہے ہیں‘ بالخصوص محمد یوسف نے اسلام قبول کرنے کے بعد جس غیر معمولی کارکردگی کا مظاہرہ کیا ہے‘ اس کا اعتراف دنیا بھر میں کیا گیا ہے‘ جس کی بنیاد پر ''وزڈن'' نے انہیں گزشتہ سال میں اعلیٰ کارکردگی کا مظاہرہ کرنے والے بہترین کھلاڑیوں کی فہرست میں شامل کیا ہے۔

انہوں نے پی جے میر کو متنبہ کیا کہ وہ اس بھول میں نہ رہیں کہ انہیں کوئی روکنے ٹوکنے والا نہیں۔ ان کی اس ہرزہ سرائی کے خلاف ہر پلیٹ فارم سے بھرپور احتجاج ہوگا۔ تمام دینی جماعتوں کو انفرادی اور اجتماعی انداز سے اسلامی تعلیمات کی ادائیگی کو شکست کی وجہ قرار دینے پر پی جے میر کا احتساب کرنا چاہئے۔''

قارئین کو یاد ہوگا کہ گزشتہ ایک اشاعت میں ادارتی صفحات پر پاکستان کرکٹ بورڈ کے سرپرست اور صدر مملکت جنرل پرویز مشرف کی جانب سے قومی کرکٹ ٹیم کے کھلاڑیوں میں اسلام سے وابستگی کے سدباب کے لئے اٹھائے گئے اقدامات پر تبصرہ کیا گیا تھا‘ قارئین کے علم میں یہ بات لانا ضروری ہے کہ صدر مملکت کے مقرر کردہ پاکستان کرکٹ بورڈ کے سربراہ ڈاکٹر نسیم اشرف‘ کی تقرری کا مقصد ہی کرکٹ ٹیم سے اسلامی آداب واخلاق اور فرائض کی بیخ کنی کرنا تھا‘ چنانچہ

روزنامہ ”جنگ“ کراچی نے ان کی تقرری کی وجوہات واسباب کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھا تھا:

”کراچی (اسٹاف رپورٹر) معاشرے اور سیاست سے مذہبی شدت پسندی کے خاتمے کی کارروائیوں کے بعد اب حکومت پاکستان نے کرکٹ میں مذہبی شدت گیری کے رجحانات ختم کرنے کا آغاز کردیا ہے۔ تازہ ترین اطلاعات کے مطابق پی سی بی کے نئے چیئرمین ڈاکٹر نسیم اشرف کو یہ ذمہ داری سونپی گئی ہے کہ وہ قومی کرکٹ ٹیم میں مذہب کے عنصر کی شدت کو کم کریں۔

سابق کرکٹر سعید انور نے جن روایات کو قائم کیا تھا‘ اس کی تقلید کرتے ہوئے موجودہ پاکستانی ٹیم کے اکثر کھلاڑی اسلامی تعلیمات کا بھرپور مطالعہ کررہے ہیں۔ ان میں اکثریت ممتاز اسلامی اسکالر مولانا طارق جمیل کی تعلیمات سے متاثر ہوکر دین کی طرف راغب ہوئی ہے‘ لیکن امریکا اور مغربی دنیا کے دباؤ پر اب یہ کوشش کی جارہی ہے کہ کھلاڑی اور ممتاز شخصیات میں مذہب کا عنصر کم ہوسکے اور توجہ کھیل پر مرکوز ہو‘ یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ کرکٹرز گراؤنڈز میں باقاعدہ نمازیں ادا کرنے کے علاوہ تبلیغی اجتماعات میں بھی شرکت کرتے ہیں۔ کرکٹرز کے علاوہ ممتاز گلوکار جنید جمشید اور ابرارالحق بھی دین میں گہری دلچسپی لے رہے ہیں۔

باخبر ذرائع کے مطابق ڈاکٹر نسیم اشرف جو امریکا میں اعتدال پسندی اور روشن خیالی کے موضوع پر تقریبات کا انعقاد کرتے رہے ہیں‘ انہیں پی سی بی کا چیئرمین بناکر یہ ذمے داری دی گئی ہے کہ وہ کرکٹ میں مذہبی انتہا پسندی کو روکیں‘ تاہم انہوں نے شروع میں ہی محسوس کرلیا ہوگا کہ یہ کام اتنا آسان نہیں ہے۔“ (روزنامہ ”جنگ“ کراچی‘ مورخہ ۱۰/اکتوبر ۲۰۰۶ء)

اطلاعات کے مطابق پی جے میر‘ ڈاکٹر نسیم اشرف کے دوست ہیں اور غالباً اسی تعلق کی بنیاد پر ان کی قومی ٹیم کے میڈیا منیجر کی حیثیت سے تقرری عمل میں آئی ہے‘ چنانچہ پی جے میر کا بیان درحقیقت ڈاکٹر نسیم اشرف بلکہ جنرل پرویز مشرف کے ایجنڈے کی تکمیل ہے‘ لہٰذا روزنامہ جنگ کی رپورٹ کی روشنی میں کوئی وجہ نہیں کہ اس پر یقین نہ کیا جائے کہ پی جے میر کے حالیہ بیان کے پس پردہ صدر پرویز مشرف اور ڈاکٹر نسیم اشرف کی آشیرباد ہے اور در پردہ انہیں ان دونوں کی پشت پناہی حاصل ہے‘ ورنہ ایک ملازم...... جس کی حیثیت سوائے اس کے اور کچھ نہیں کہ وہ میڈیا کا سامنا کرے...... کی اتنی جرأت کبھی نہیں ہوسکتی کہ وہ اسلام‘ نماز اور تبلیغ کے خلاف اس طرح کھلے عام ہرزہ سرائی کرے اور اس کے خلاف کوئی کارروائی بھی نہ کی جائے۔

قارئین کو یاد ہوگا کہ انہی صفحات پر ”کرکٹ ٹیم سے مذہبی شدت پسندی کو ختم کرنے کے آغاز“ کی خبر پر تبصرہ کرتے ہوئے یہ لکھا گیا تھا کہ:

”گزشتہ چند سالوں سے پاکستان میں مذہبی حلقوں کے خلاف جاری کریک ڈاؤن کے تناظر میں دیکھا جائے تو یہ خبر کچھ غلط بھی نہیں ہے‘ کیونکہ اسلام مخالف طبقہ اپنے تئیں ”مذہبی شدت پسندی“ کے ”جن“ کو قابو کرنے کے لئے بہرحال بے چین ہے‘ چنانچہ کرکٹ ٹیم کے نوجوان کھلاڑیوں کا اپنے چہروں پر سنتِ رسولؐ سجانا‘ عین میدانِ کرکٹ میں باجماعت نماز ادا کرنا‘ فارغ اوقات میں فضائلِ اعمال کی تعلیم کرنا‘ ایک دوسرے کو دین کی دعوت دینا‘ علماء سے ربط وتعلق بڑھانا‘ ان کی ہدایات پر عمل کرنا اور تبلیغی اجتماعات میں باقاعدہ شرکت کرنا‘ بلاشبہ اسلام دشمن طبقہ کے لئے سوہانِ روح ہے‘ اس لئے اگر حکومت نے ”حکمت عملی“ اور ”سلیقہ مندی“ سے دین دار کرکٹرز اور باکردار کھلاڑیوں کو کرکٹ کے میدان سے ناک آؤٹ کرنے کا پروگرام بنالیا ہو تو کچھ بعید بھی نہیں! دیکھا جائے تو یہ سب کچھ اس ایجنڈے کا حصہ ہے جس پر ہمارے اربابِ اقتدار گزشتہ پانچ سال سے عمل پیرا ہیں‘ اور اس کی تحصیل کے لئے ہر دین دار کی عزت وآبرو‘ اور جان ومال سب مباح ہیں‘ جبکہ ان کھلاڑیوں کے ”مذہبی شدت پسند“ ہونے کے لئے تو صرف یہی کافی ہے کہ وہ چہرہ پر سنتِ رسولؐ سجاتے ہیں‘ پانچ وقت باجماعت نماز ادا کرتے ہیں‘ مسجد کے ساتھ ان کا رابطہ ہے‘ وہ اپنے آپ کو مسلمان کہلاتے ہیں‘ وہ یہودیوں‘ عیسائیوں اور قادیانیوں کے ساتھ شیروشکر نہیں ہوتے‘ اور وہ اسلامی اقدار وشعائر کو اپناتے ہیں‘ کس قدر حیرت وتعجب کی بات ہے کہ یہی کھلاڑی جب

تک کلبوں میں راتیں گزارتے تھے اور رات‘ رات بھر کی ترمستیوں اور عیاشیوں کی ’’برکت‘‘ سے ان کے لئے صبح میدان کرکٹ میں اترنا مشکل ہوتا تھا‘ اس وقت تو ان کی اصلاح کی کسی کو فکر نہیں تھی‘ بلکہ اس سے باز رکھنے کے لئے ان پر رات‘ رات بھر کا پہرا بھی برداشت تھا‘ اب جبکہ انہوں نے اس غلاظت کی دلدل سے نکلنے کا فیصلہ کرلیا‘ شراب وکباب کو چھوڑ کر اپنے دین ومذہب سے لو لگالی ہے‘ اب وہ قابلِ اصلاح اور لائق نفرت کیوں ہوگئے ہیں؟ صرف اس لئے کہ انہوں نے مغرب کی ہم نوائی سے انکار کردیا ہے اور اپنے دین ومذہب سے وابستہ ہوگئے ہیں؟ اگر اس کا جواب اثبات میں ہے اور یقیناً اثبات میں ہے‘ تو اس کا یہ معنی نہیں کہ مسلمانوں کی اپنے دین ومذہب سے وابستگی بھی جرم ہے؟ اگر نہیں تو ان بے چاروں کا کیا قصور ہے؟ اور انہیں کس بات کی سزا دی جارہی ہے؟ لہٰذا امریکا‘ مغرب اور ان کے غلاموں کو ذہن نشین کرلینا چاہئے کہ پاکستان‘ بلکہ دنیا سے اسلام اور اسلامی اقدار کا خاتمہ ان کے بس میں نہیں‘ اس لئے کہ یہ لوہے کے چنے ہیں‘ جو ان کے آباؤ اجداد سے نہیں چبائے جاسکے‘ تو یہ کیونکر انہیں چبا سکیں گے؟ یہ ان کی بھول ہے کہ وہ اس طرح کی اکھاڑ پچھاڑ سے اپنے مقاصد میں کامیاب ہوجائیں گے‘ یہ کام اتنا آسان نہیں‘ جتنا انہوں نے سمجھ رکھا ہے‘ اگر بالفرض موجودہ دین دار کھلاڑیوں کو ہٹانے یا ایک طرف کرنے میں وہ کامیاب بھی ہوگئے‘ تو نئے آنے والے کھلاڑیوں کے دل ودماغ پر وہ کیونکر تالے لگاسکیں گے؟ پھر اس کی کیا ضمانت ہے کہ نئے کھلاڑی اپنے پیش رووں کی راہ پر نہیں چل نکلیں گے؟ حکومت اور اس کے کارپرداز‘ بہرحال کسی کی آزادیٔ فکر وسوچ پر تالے نہیں لگا سکتے اور نہ ہی وہ مسلمانوں کو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر سے باز رکھ سکتے ہیں؟ حکومت اور ارباب اقتدار کا یہ ’’خاموش‘‘ انداز ایک طرف اگر قیام پاکستان کے مقاصد سے متصادم ہے تو دوسری طرف آزادیٔ مذہب‘ آزادیٔ فکر‘ آزادیٔ ضمیر اور آزادیٔ اظہار رائے پر حملہ کے مترادف بھی ہے‘ اس لئے عام مسلمانوں کے علاوہ دین دار طبقہ اور دینی اقدار کے علم برداروں کے لئے یہ بہت بڑا چیلنج ہے کہ اسلام دشمن دور بیٹھ کر اپنے مقاصد کی تحصیل کے لئے یہ سب کچھ کرنے سے نہیں ہچکچاتا‘ تو مسلمان اپنے ملک میں رہتے ہوئے اپنی قوم اور نسل کے دین وایمان پر حملوں کے دفاع کی ہمت وطاقت کیوں نہیں رکھتے؟ اگر اسلام دشمن خم ٹھونک کر دین دار مسلمانوں کے خلاف میدان میں اتر چکا ہے‘ تو مسلمانوں کو بھی اپنے مسلمان بھائیوں کے دین ومذہب اور عزت ووقار کے دفاع کی جنگ میں کسی طور پر پسپائی نہیں دکھانی چاہئے۔

چنانچہ ارباب اقتدار سے ہمارا مطالبہ ہے کہ قومی کرکٹ ٹیم کو اسلام دشمن عناصر سے پاک کیا جائے اور پی جے میر کو ٹیم کے میڈیا منیجر کے عہدے سے فی الفور برطرف کیا جائے اور ان کی جگہ اسلام اور پاکستان سے محبت رکھنے والی کسی شخصیت کو اس عہدے پر فائز کیا جائے۔ حکومت کو پی جے میر کے خلاف سخت ایکشن لینا چاہئے اور آئین اور قانون کی روشنی میں اسے کیفرِ کردار تک پہنچانا چاہئے‘ یہی اسلامی وملی غیرت کا تقاضا ہے۔ نیز آئندہ کے لئے ملک میں اسلام اور شعائر اسلام کی توہین سے متعلق قوانین کے نفاذ کو یقینی بنایا جائے‘ تاکہ مستقبل میں کسی پی جے میر کو مذہب اور نماز کی توہین وبے توقیری کی جرأت نہ ہو۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

## ضروری اعلان

جلد کی تبدیلی کے بعد ہفت روزہ ’’ختم نبوت‘‘ کے اندرون وبیرون ملک کے تمام قارئین کے نام بقایا جات کی ادائیگی کے سلسلے میں یاددہانی کے خطوط ارسال کئے جاچکے ہیں۔ جن حضرات کے نام بقایا جات واجب الادا ہیں وہ فوراً اپنی رقم بنام ہفت روزہ ’’ختم نبوت‘‘ کراچی بذریعہ منی آرڈر‘ چیک یا ڈرافٹ ارسال فرماکر ممنون فرمائیں۔

نوٹ: خط وکتابت کرتے وقت اپنے خریداری نمبر کی وضاحت ضرور فرمائیں۔ (ادارہ)

# آقائے دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باعث عز و شرف کائنات ہیں

**مولانا محمد اکرم طوفانی**

شبانِ ختم نبوت، شمع رسالتؐ کے پروانوں کا ماہانہ اجتماع ۲/مارچ ۲۰۰۷ء، بروز جمعہ تین بجے سہ پہر، ختم نبوت اکیڈمی لکڑ منڈی سرگودھا میں منعقد ہوا۔ یاد رہے کہ یہ اجتماع ہر انگریزی مہینے کے پہلے جمعہ کو منعقد ہوتا ہے اور عرصہ پانچ سال سے تسلسل کے ساتھ منعقد ہو رہا ہے اور دعا ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادِ حسنہ کے مطابق:

''خیر العمل ما قل دام''

(بہترین عمل وہ ہے جو ہمیشہ ہو اگرچہ تھوڑا ہو)۔

چونکہ اپنی تاسیس سے لے کر آج تک یہ اجتماع تسلسل کے ساتھ ہوتا چلا آ رہا ہے، اور اب انشاء اللہ اپنے عروج پر ہے کہ سراجیہ لائبریری ہال اپنی وسعتوں کے باوجود تنگ پڑ جاتا ہے اور سینکڑوں نوجوانانِ شبانِ ختم نبوت، مدارس دینیہ و اسکول کالج کے طلباء، دکاندار، ریڑی تانگہ والے غرضیکہ نوجوانوں کا ایک ہجوم سائیکلوں، موٹر سائیکلوں، رکشوں اور پیدل، دور دراز سے سفر کر کے اس اجتماع میں شرکت کو نہ صرف باعث صد افتخار و ثواب سمجھتا ہے، بلکہ وہ اپنی بیٹری چارج کر کے مہینہ بھر کے لئے تحفظ عقیدۂ ختم نبوت کا سپاہی اور پہرہ دار بن کر واپس جاتا ہے، اس مرتبہ بھی کم از کم ڈھائی صد نوجوانوں نے اس اجتماع میں شرکت کی۔ تلاوت قرآن پاک کے بعد مولانا محمد اکرم طوفانی نے اپنے خطاب میں نوجوانوں کو خوشخبری دی کہ اس عریانی اور فحاشی کے دور میں جبکہ ہر طرف روشن خیالی اور سیاہ ضمیری کے گیت گائے جا رہے ہیں، آپ حضرات محض خالصتاً حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس اور تحفظ عقیدۂ ختم نبوت کے لئے اپنے گھروں، دکانوں سے نکل کر دفتر ختم نبوت کا رخ کر کے چلتے ہوں گے تو خدا کی قسم! گلی کوچوں سے جہاں سے آپ گزر کر آئے ہوں گے، فرشتے قطار در قطار کھڑے ہو کر نہ صرف آپ کا استقبال کرتے ہوں گے، بلکہ قرآن پاک کے ارشاد کے مطابق یہ تو عام فرشتے ہیں، بلکہ خاص فرشتے یہ آوازیں، صدائیں، دعائیں بلند کرتے ہوں گے اور خدا کی قسم کرتے ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ نے خود اس کی گواہی دی ہے اور: ''من اصدق من اللہ قیلا'' اللہ سے سچا کون ہو سکتا ہے؟ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''الذین یحملون العرش وَ من حولہ یسبحون بحمد ربھم ویستغفرون للذین امنوا ربنا وسعت کل شیٔ ورحمۃ و علما فاغفر للذین تابوا واتبعوا سبیلک وقھم عذاب الجحیم. ربنا وادخلھم جنت عدن نالتی وعدتھم ومن صلح من اباۗئھم وازواجھم وذریتھم انک انت العزیز الحکیم۔''

وہ فرشتے جو حاملین عرش اور کئی دیگر اس کے ارد گرد سب کے سب اللہ کی تسبیح میں جتے ہوئے ہیں اور ایمان والوں کے لئے (رب سے ان کے کئے ہوئے گناہوں کی) معافی مانگنے میں مصروف ہیں، نیز وہ اپنے رب سے استدعا کرتے ہیں: اے رب تو اپنے علم و رحمت میں ہر شے پر وسیع ہے، اب ان معصوم و مقبول فرشتوں کے اگلے جملے خالصتاً آپ لوگوں کے لئے ہیں، دیکھو سنو اور غور سے سنو فرشتے کس قدر شاندار الفاظ میں آپ جیسے ختم نبوت کے پروانوں کے لئے خصوصی طور پر دوبارہ اللہ کے دربار میں مغفرت کی دعا مانگ رہے ہیں، چنانچہ غور فرمایئے کہ فرشتے عرض کرتے ہیں: یا اللہ! ان لوگوں کو معاف فرما دیجئے جو ''تابوا'' اپنے گناہوں پر معافی مانگ کر ''واتبعوا سبیلک'' تیرے راستے پر رواں دواں ہیں۔

سب سے اعلیٰ اور محفوظ راستہ رب کائنات کی قسم! جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات، وقار، عزت اور ناموس کی حفاظت کرنا ہے، اس کے لئے اپنی جان اور مال کو لگا دینا، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کی حفاظت کے لئے میدان میں آ جانا، اور دشمنانِ رسول، گستاخانِ رسول کا تعاقب جاری رکھنا، واتبعوا سبیلک میں یہ راستہ سب سے اعلیٰ اور ارفع راستہ ہے، اسی لئے تو حضرت علامہ انور شاہ کشمیری نوراللہ مرقدہ فرما گئے ہیں:

''یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہوگئی ہے کہ ہم اگر تحفظ ختم نبوت کا

کام نہ کر سکے تو گلیوں سے کتے ہم سے بہتر ہیں۔''

ختم نبوت کے پروانو! اس گئے گزرے دور میں آپ ہی ایسے خوش نصیب اور عظیم لوگ ہیں کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے ہر مہینے اس کاز کے لئے صرف اس واسطے جمع ہونے کی توفیق عطا فرمائی ہے کہ ہم سوچیں' سمجھیں' غور کریں اور فکر کریں کہ ہم اپنے آقا صلی اللہ علیہ وسلم' جو نہ صرف باعث تخلیق کائنات ہیں بلکہ باعث عزت و شرف کائنات بھی ہیں' ان کے اس منصب و مقام اور اس کی اہمیت کو مسلمانوں کے دلوں میں بٹھایا جائے' اور جب آپ اگلی دفعہ حاضر ہوں تو اپنے ساتھ کم از کم دو نوجوان ساتھ لے کر آئیں تا کہ اس حدیث کے مصداق ہم سب اس کے مستحق ہو جائیں' جس میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جو بھی کسی بھی جماعت کی کثرت کا سبب بنے گا' وہ انہی میں سے ہوگا۔''

انشاء اللہ! جب آپ ختم نبوت کی آواز لگانے والی جماعت کی کثرت کا سبب بنیں گے' تو رب کائنات کی قسم! آپ صدیق اکبرؓ اور ستر بدری صحابہ کرامؓ اور کئی ہزار دوسرے وہ صحابہؓ جو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے تحفظ کے لئے تادم رخصت میدان کارزار میں رہے' آپ بھی انشاء اللہ اسی صدیقی جماعت کے افراد میں اٹھائے جائیں گے۔ اس کی گارنٹی جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی نے عطا فرمائی ہے اور پھر میرے اور آپ کے آقا صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ کون سچا ہو سکتا ہے؟ جس ذات نے پوری کائنات کو سچائی کی طرف بلایا اور معلم الصدق اور معلم الاخلاق کہلائے۔

آخر میں مولانا محمد اکرم طوفانی نے نوجوانوں کو خبردار کیا کہ سننے میں آ رہا ہے کہ امریکا کے اشارے پر ہماری صد سالہ جدوجہد کو سبوتاژ کرنے کے لئے قادیانیوں کو پھر لفٹ دی جا رہی ہے اور ان کو مسلمانوں کی صفوں میں گھسانے کی ناپاک کوششوں کی افواہیں سننے میں آ رہی ہیں' میں یقین سے کہتا ہوں کہ انشاء اللہ یہ افواہ ہوگی اور یقیناً افواہ ہوگی' لیکن اگر بالفرض جی ایچ کیو نے غفلت کا مظاہرہ کیا' جو مجھے یقین نہیں ہے کہ جی ایچ کیو والے کریں گے' کیونکہ اس نازک مسئلہ کو جاننے والے حضرات ابھی جی ایچ کیو میں موجود ہیں' اگر بالفرض خدانخواستہ اس نازک مسئلے کو پھر اٹھایا گیا تو پاکستان میں ایسی تحریک اٹھے گی کہ مسلمان کیا نوجوان' کیا بچے اور کیا عورتیں بھی' دشمن رسول کی ہزاروں گولیاں اپنی چھاتیوں اور سینوں پر کھالیں گے' لیکن مسلمان' قادیانیوں کو دوبارہ اپنی صفوں میں گھسنے کی اجازت نہیں دیں گے۔

ہم صدر مشرف پر واشگاف الفاظ میں واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ ہمارے پیارے مشرف صاحب! بحیثیت ''سید'' ہونے کے جیسا کہ آپ کا دعویٰ ہے' اگر آپ اپنے نانا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کی حفاظت پوری دنیا میں کرنے سے قاصر ہیں اور چونکہ آپ برسر اقتدار ہیں اور آپ کے نانا جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا آپ پر حق ہے کہ آپ اس پیغام کو پوری دنیا تک پہنچائیں' لیکن اگر آپ خائف ہیں' اگرچہ ممکنا آپ کا اختیار رہتا ہے اور یہ ممکنا اگر آپ کے نانا جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کی حفاظت کے لئے دور تک نہیں اٹھتا' تو کم از کم اپنے ملک کی حد تک آپ اس حل شدہ مسئلہ کو دوبارہ نہ چھیڑیں اور امریکا پر دوٹوک الفاظ میں واضح کر دیں کہ یہ مسئلہ نہ تو طالبان کا ہے' نہ عراق کا ہے' اور نہ ایران کا ہے' بلکہ یہ مسئلہ ہر مسلمان' نیک و بد' فوجی' غیر فوجی' عربی' عجمی' ایرانی سب کا ہے' میں اس مسئلہ کو چھیڑ کر نہ اپنا ایمان تباہ کر سکتا ہوں اور نہ ہی اپنے ملک میں اس مسئلہ سے پیدا ہونے والی افراتفری کو صحیح سمجھتا ہوں' جو ملک پہلے ہی کئی مسائل کی وجہ سے اختلافات کا شکار ہو' وہاں اس مسئلہ کو چھیڑنا براہ راست محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ناموس و عزت کو چھیڑنے کے مترادف ہے' جس کا بوجھ اٹھانا میرے بس کی بات نہیں اور نہ ہی ان حالات میں ہم ایسے حل شدہ مسائل چھیڑ کر اپنے لئے پرابلمز پیدا کر سکتے ہیں۔

اس موقع پر اجلاس میں شریک تمام نوجوانوں نے اٹھ کر ہاتھ کھڑے کر کے بڑے جذباتی اور پُرخلوص انداز سے رو رو کر کہا کہ ہم ہزاروں گولیوں کا سامنا کر سکتے ہیں' لیکن اس ملک پاکستان میں قادیانیوں کو من مانی کرنے کی اجازت نہیں دے سکتے اور نہ ہی ہمارا ملک ان حالات میں کسی بھی قسم کی قبیح رول بیلنگ کا متحمل ہو سکتا ہے۔

آخر میں امیر جماعت سرگودھا حضرت مولانا مفتی نور محمد صاحب مدظلہ استاذ حدیث مفتاح العلوم نے قادیانیوں کے کفر کو تمام برائیوں کی جڑ ثابت کیا اور نوجوانوں کو تلقین کی کہ وہ ہر اتوار کو اپنے اپنے محلوں کی دکانوں پر گشت کر کے مسلمانوں کو قادیانیوں کے دجل وفریب سے آگاہ کریں۔

پروفیسر عاصم اشتیاق سٹی صدر شبان ختم نبوت' مولانا رمضان خطیب چک 99 وذمہ دار علاقہ شاہین آباد اور جناب فیصل' ذمہ دار گوندل ٹاؤن نے تاریخی خطاب کیا۔

اس موقع پر موجود تمام نوجوانوں نے وعدہ کیا کہ ہم اگلی دفعہ اپنے ساتھ ایک ایک نوجوان لائیں گے اور روزانہ ایک آدمی کی ذہن سازی کریں گے کہ قادیانیوں کو رول بیک کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔

☆☆..............☆☆

# اتباع سنت......تمام نیکیوں کی کنجی

مرسلہ: مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

### اتباع سنت' بھلائی کا راستہ:

حضرت ابن عطاء اللہ اسکندریؒ بہت بڑے بزرگ اور حکیم گزرے ہیں' ان کا ایک ملفوظ ہے:

"جب تم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کرو گے' تو اتنا ہی بھلائی کی طرف چلو گے' جتنا اتباع سے دوری ہوگی' اتنا ہی ہلاکت ہوگی۔"

فرمایا کہ اللہ کے نزدیک آج قبولیت کے دروازے بند ہیں بجز اتباع نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے' اور آج بغیر کامل اتباع کے کوئی نجات نہیں پاسکتا۔

### اتباع سنت دو قسم پر ہے:

متابعت دو طرح کی ہے' ایک ظاہری اعمال میں: نماز' روزہ' معاشرت' معاملات' اخلاق میں' اس کے جتنا قریب ہوں گے' اتنا ہی اس کا وزن بڑھے گا' باطن کے انوار جن پر ظاہر ہوتے ہیں' وہ اس کو جانتے ہیں کہ اتباع سنت کی برکات کے انوار کیا ہیں؟ آج لوگ نئی چیز کو پوچھا کرتے ہیں' کوٹ' پتلون' جوتا وغیرہ' میں کہتا ہوں کہ آج ساری دنیا اس بلا میں مبتلا ہے' جو انوار و برکات اُس سادہ لباس میں ہیں جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے استعمال کیا' وہ ان میں ہرگز نہیں ہوسکتے' اسی طرح وضع قطع' عادات و خصائل' صورت و سیرت میں اسوۂ نبویؐ سے جتنا قربت ہوگی' اتنا ہی اعمال میں وزن ہوگا' آپ کی محبت مدار ہے ساری چیزوں کا' جتنا اس سے دور ہوں گے' اتنا ہی نحوست آئے گی۔

اور دوسری چیز ہے باطنی متابعت' کہ ہم اپنا دل خدا کی یاد میں لگائیں' ہم نے سینکڑوں تعلقات باندھ رکھے ہیں' دنیا بھر کے جھگڑے اپنے دل کے ساتھ باندھ رکھے ہیں' بس یہ نہ ہو' حقوق تو سب کے ادا ہوں' خیال سب کا ہو' مگر قلب ہمیشہ خدا کی یاد میں لگا رہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی یہی شان تھی' چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا گیا کہ ظاہری اعمال تو ہم دیکھتے ہیں' حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر کے اندر کیا اعمال تھے؟ آپؓ نے فرمایا: گھر کو صرف عبادت خانہ نہیں بنایا تھا' ہنسی مزاح' گھر کے دھندے سب میں ہاتھ بٹاتے تھے' مگر دین کا کوئی کام آ گیا تو سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر اٹھ کھڑے ہوتے' یا دین کے خلاف کوئی بات کہتا تو آپ کو غصہ آ جاتا۔

باطنی کیفیات یہ ہیں کہ قلب کو اللہ کی یاد میں مشغول رکھیں۔ جیسے ہم کو نماز میں خشوع حاصل نہیں ہوتا' تو اس مرض کو پہچانیں' حضرت ابن عطاء اللہ اسکندریؒ فرماتے ہیں کہ: اللہ پاک متوجہ ہوں بندے کی طرف اور بندہ متوجہ نہ ہو' تو اس میں کوئی بیماری ہے' اللہ کے ذکر سے زیادہ لذت کسی چیز میں نہیں ہے' اگر اس میں لذت نہ آئے تو یہ بیماری ہے' اس کا علاج کرو۔

### تکبر اور خود پسندی کا مرض:

قلب کی حضوری نہ ہونا بیماری ہے' یہ قرآن سے پوچھو کہ کیا بیماری ہے' قرآن کریم میں ہے کہ: "میں اپنی آیات سے پھیر دیتا ہوں' ان کے قلوب جو تکبر کرتے ہیں۔"

لیجئے بیماری کی تشخیص ہوگئی' اس سے کون خالی ہے' لوگوں کو اپنی بیماری کی اطلاع نہیں ہوتی' ایک شخص جماعت کی پابندی کرتا ہے' اچھی بات ہے' مگر دوسرے اور عیوب ہیں' اس پر نظر نہیں' اپنے عمل کو اچھا سمجھنا' یہ تکبر ہے' ہم کوئی نیکی کرتے ہیں' تو کمال سمجھتے اور اسی عمل میں دوسرے کو کمزور دیکھے اور تکبر کرے تو یہ معصیت سے زیادہ برا ہے' یہ تمام اعمال ضائع کر دیتا ہے' اس لئے نماز میں خشوع نہ ہونا تکبر ہے' اس کو تلاش کرو کہ کس جگہ چور ہے؟ سارا مدار اتباع پر ہے' ظاہر اور باطن دونوں میں اتباع ہو۔

دل اللہ کے لئے خالص رکھو' اس میں کسی اور کو گھسنے نہ دو اور اگر یہ روگ دور نہیں ہوتا تو نیک بندوں کی مجالست اختیار کرو' اس سے یہ روگ چلا جائے گا اور کوشش کرو کہ اپنے اعمال کی پسندیدگی قلب میں نہ آئے' اس کا یہ مطلب نہیں کہ نماز کو اچھا نہ سمجھے یا صدقہ کو اچھا نہ کہے' بلکہ اس کی اچھائی کو اپنی طرف منسوب نہ کرے کہ توفیق اسی رب نے دی ہے' ورنہ

میں کہاں اس قابل تھا کہ یہ عمل مجھ سے ہو جاتا' اللہ ہی دل میں یہ ارادہ ڈال دیتا ہے' ہاتھ پاؤں میں طاقت اسی نے دی' میں نے کیا کیا' اسے اپنی طرف منسوب نہ کرے' اچھائی پر خود کو اچھا سمجھنا اسی کو عجب کہتے ہیں' اور اگر اس کے ساتھ دوسروں کو اپنے مقابلہ میں حقیر بھی سمجھے تو یہ تکبر ہے' یہ فرق ہے عجب اور تکبر میں' یہ دونوں بڑے روگ ہیں۔

حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ: اولیاء اللہ کے دل سے سب سے بعد میں جو رذیلہ نکلتا ہے وہ تکبر اور خود پسندی ہے' اس میں بڑے بڑے اولیاء مبتلا ہیں' حالانکہ آپ میں اتباع سنت کی تمام حدود موجود تھیں' فرماتے تھے: "میں تو بوڑھا ہو چکا ہوں اب تک یہ رذیلہ نہیں گیا۔" اس کا علاج یہ ہے کہ اس کو پاس نہ پھٹکنے دیا جائے۔

## اتباع سنت تمام نیکیوں کی کنجی ہے:

اللہ نے ساری نیکیاں ایک مکان میں جمع کردیں اور اس کی کنجی اتباع رسولؐ ہے اب اتباع کیا ہے؟ متابعت کرو قناعت میں' حرص میں نہ پڑو' رزق کی زیادہ فکر نہ کرو' دنیا بقدر ضرورت بھی آپؐ نے جمع نہ کی' تم بقدر ضرورت جمع کرلو' لیکن ضرورت سے زیادہ جمع نہ کرو' بھیک بھی مانگنا نہ پڑے اور فضولیات میں بھی نہ پڑ جاؤ' یہ عام مسلمانوں کو حکم ہے کہ کسی کو کچھ دو تو کچھ روک کر بھی رکھو' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض لوگوں کا ایک تہائی سے بھی کم قبول کیا' باقی واپس کردیا اور ایک شخص کو بالکل واپس کردیا جو اپنا سارے کا سارا لایا تھا' اس سے خفگی بھی ظاہر کی' یہ تو عام معمول تھا اور اپنے لئے اور خاص صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین کے لئے خصوصیت تھی کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کا سارا مال قبول کرلیا' ان کے درجات اور ہیں۔

غرض اعتدال سے جمع کرنے کا حکم ہے' آج دل کو پکڑے پھرتے ہیں' کھانا ہضم نہیں ہوتا' مگر دنیا کی زیب و زینت حاصل کرنے کا روگ ہوگیا ہے' بغیر فرنیچر کے چین نہیں آتا' اور متابعت کرو فضول باتوں' فضول مجلسوں' فضول کاموں' فضول کھانے میں!

غرض ہر فضولیات سے بچو' جہاں چار آدمی بیٹھے ہیں' غیبت اور لایعنی ہوتا ہے' یہ بڑا عذاب لگ گیا ہے' قوم کے متقی لوگ بھی اس سے نہیں بچتے۔

## فضولیات سے بچو:

فرمایا کہ: مومن کا اسلام جب کامل ہوتا ہے جب لایعنی کو چھوڑ دے' اس دروازہ پر سب سے سخت پہرہ بٹھایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے' اگر کوئی جاننا چاہے کہ مجھ سے خدا ناراض ہے یا راضی؟ تو دیکھ لے اگر لایعنی میں لگا ہے تو ناراض ہے۔ کمزوروں کے لئے یہ بڑا اچھا نسخہ ہے کہ لایعنی کو چھوڑ' تقویٰ اختیار کرو' سارا دین اسی میں ہے' متابعت کے لئے ضروری ہے کہ لوگوں کی غیبت زبان سے یا دل سے نہ کرو' ایذا رسانی سے بچو' جس پر اتباع کا دروازہ کھل گیا' وہ اللہ کا محبوب ہوگیا۔

## حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اتباع میں جان و مال قربان کرنا:

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا حال یہ تھا کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کے لئے اپنی جان و مال اور جذبات و خواہشات کو قربان کرنے کے لئے ہر آن تیار رہتے تھے' اپنی ہر ہر نشست و برخاست کو آپؐ کے اسوۂ حسنہ کے مطابق ڈھالنے کی فکر میں رہتے تھے اور اس معاملہ میں ان کے جذبہ اطاعت کا عالم یہ تھا کہ ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کا خطبہ دینے کے لئے تشریف لائے اور جب منبر پر بیٹھ گئے تو کھڑے ہوئے لوگوں سے فرمایا: بیٹھ جاؤ' اتفاق سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ مسجد کی طرف تشریف لا رہے تھے اور ابھی دروازے تک ہی پہنچے تھے کہ آپ ﷺ کی یہ آواز کان میں پڑی' حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے یہ حکم سن کر ایک قدم آگے بڑھانا گوارا نہ کیا اور وہیں دروازے کے پاس بیٹھ گئے' آپ ﷺ نے ان کا یہ جاں نثارانہ جذبہ اطاعت دیکھا تو اس کی تعریف فرمائی اور پھر اندر بلالیا۔ (کنز العمال)

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو سیرت طیبہ کی اتباع اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک ایک ادا کی نقل اتارنے کا اس قدر شوق اور اتباع سنت کا اس قدر اہتمام تھا کہ وہ اس معاملہ میں غیروں کے استہزاء سے کبھی مرعوب نہیں ہوئے' بلکہ مخالف سے مخالف ماحول میں بھی اپنی وضع اور طرز زندگی پر ثابت قدم رہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت جثامہ بن مساحق رضی اللہ عنہ کو ہرقل بادشاہ روم کے پاس ایلچی بنا کر بھیجا' وہ ہرقل کے دربار میں پہنچے تو ان کے اکرام کے لئے ہرقل نے انہیں سونے کی ایک کرسی پر بٹھایا' حضرت جثامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں شروع میں بے خیالی کے عالم میں اس کرسی پر بیٹھ گیا' لیکن جب احساس ہوا کہ یہ سونے کی کرسی ہے تو اس سے فوراً اتر کر کھڑا ہوگیا' ہرقل نے میرے اس عمل پر ہنس کر پوچھا کہ ہم نے تو اس کرسی کے ذریعہ تمہارا اکرام کیا تھا' تم اتر کیوں گئے؟ میں نے جواب میں کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خود سنا ہے کہ آپ نے اس جیسی (سونے کی چیز) پر بیٹھنے سے منع فرمایا ہے۔ (کنز العمال)

## حضرت عثمانؓ کا اتباع سنت:

اسی طرح صلح حدیبیہ کے موقع پر جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے

ایلچی کی حیثیت سے مکہ مکرمہ پہنچے اور مکہ مکرمہ کے سرداروں سے ملنے کے لئے جانے لگے تو ان کا ازار طریق سنت کے مطابق ٹخنوں سے اوپر تھا' مکہ مکرمہ کے سرداروں کے عام رواج کے مطابق یہ طریقہ کسی سردار کے شایان شان نہیں سمجھا جاتا تھا' چنانچہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو ان کے چچازاد بھائی نے ٹوکا کہ آپ مکہ کے سرداروں کے پاس جارہے ہیں' وہ آپ کی اس وضع کو نہ جانے کیا سمجھیں گے' اس لئے اپنا ازار ٹخنوں سے نیچے کرلیجئے' لیکن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس ایک ہی جواب تھا کہ ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کا ازار اسی طرح ہوتا ہے۔ (کنزالعمال)

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کے اس طرح کے واقعات سے بلاشبہ ایک ضخیم کتاب تیار ہوسکتی ہے۔

**اسلام کے حسین انقلاب کی بنیاد:**

توجہ دراصل اس طرف دلانی ہے کہ اسلام نے دنیا کی تاریخ میں جو خوشگوار اور حسین انقلاب برپا کیا' اس کی وجہ صرف یہ تھی کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے جاں نثاروں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کے ایک ایک جزو کی پوری پوری نقل اتارنے کی کوشش کی اور اس معاملے میں نہ کسی قسم کی ذہنی مرعوبیت اور کسی قسم کی تاویل و تحریف کو آڑے آنے دیا اور نہ اس راہ میں دوسروں کے طعن و تشنیع اور تمسخر و استہزاء کی کوئی پرواہ کی' اگر وہ حضرات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کے صرف زبانی تذکرے پر اکتفا کرتے' تو دنیا کو اسلام کی حکمرانی کی برکات نصیب نہیں ہوسکتی تھیں۔

**دعوت فکر:**

حاصل یہ ہے کہ اگرچہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ اور حالات و مقالات کا سننا سنانا ہر حال میں نور ہی نور اور نفع ہی نفع ہے' اس لئے مسلمانوں کے جتنے بھی اجتماعات منعقد ہوں' وہ ناکافی ہیں' لیکن ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم سیرت طیبہ کو ہر تعلیمی ادارے اور ہر مسلمان گھر تک پہنچانے کی فکر کریں' ساتھ ہی ہمیں یہ حقیقت ہر آن پیش نظر رکھنی چاہئے کہ ہم دنیا کے دوسرے لیڈروں کی طرح محض کسی شخص کی تاریخی سوانح نہیں پڑھ رہے' بلکہ دنیا و آخرت کی صلاح و فلاح کا ایک نسخہ اکسیر لے اور دے رہے ہیں' جس کا صرف پڑھ لینا اور سمجھ لینا ہی کافی نہیں' بلکہ اپنے جسم اور روح پر اس کا استعمال ضروری ہے' لہٰذا سیرت طیبہ کے لئے منعقد ہونے والی ہر محفل کا ہم سے ایک تقاضا ہے اور وہ یہ ہے کہ اس محفل کے دوران ہم بار بار اپنا محاسبہ کریں کہ ہم نے کس کی حیات طیبہ کو اپنا موضوع بنایا ہے اور خود ہماری زندگی کو اس سے کیا نسبت ہے؟ یہ فریضہ ہر مسلمان پر عائد ہوتا ہے' صحیح سیرت طیبہ کے بارے میں ہر تقریر اور ہر مقالہ ہم سے یہ سوچنے کا مطالبہ کرتا ہے کہ ہم اپنی عملی زندگی میں کس مقام پر کھڑے ہیں؟ ہم نے دنیا و آخرت کی صلاح و فلاح کے اس نسخہ اکسیر سے عملاً کتنا فائدہ اٹھایا ہے' جسے قرآن ہمارے لئے بہترین نمونہ قرار دیتا ہے اور جس کے فضائل و مناقب میں ہم خود رطب اللسان ہیں۔ سیرت طیبہ کے لئے اجتماعات بہت ہوتے رہے ہیں اور انشاء اللہ تاقیامت ہوتے رہیں گے' لیکن درحقیقت صرف وہ اجتماع ہماری انفرادی و اجتماعی سعادت کی صبح صادق ثابت ہوگا' جو ہمارے دلوں میں ان سوالات کا کھرا جواب تلاش کرنے کی بے تابانہ لگن پیدا کرسکے' جو ہماری فکر و عمل سے منطقی تاویلات کی غلط فہمیں اتار کر ہمیں سیرت طیبہ کے آئینہ میں اپنی صحیح صورت دکھا سکے اور جس کے بعد ہم سیرت طیبہ کی صرف نظری اور فلسفیانہ تعریفیں کرنے کے بجائے اتباع سنت کی اس راہ پر گامزن ہوسکیں' جس پر ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما' عثمان و علی رضی اللہ عنہما اور دوسرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کے نقوش قدم ثبت ہیں۔

**تین گزارشات:**

۱:..... ہر مسلمان روزانہ تھوڑا سا وقت سیرت طیبہ کے مطالعہ کے لئے نکالے' خواہ یہ وقت آدھا گھنٹہ یا اس سے بھی کم ہی کیوں نہ ہو' سیرت کے واقعات اپنے اہل خانہ کی موجودگی میں پڑھے جائیں اور اپنے نفس کا محاسبہ کیا جائے کہ ان واقعات پر ہم کس حد تک عمل پیرا ہیں؟

۲:..... (الف) مسلمان حکومتوں سے گزارش ہے کہ سیرت نبویہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کو ہر قسم کی تعلیم کے ہر مرحلے اور تمام کالجوں اور اسکولوں میں لازمی مضمون قرار دیں۔

(ب)..... نشر و اشاعت کے تمام اداروں میں سیرت پر مشتمل ایک پروگرام روزانہ پابندی سے نشر کیا جائے۔

۳:..... (الف) اہل علم و فکر سے گزارش ہے کہ عام مسلمانوں میں سیرت طیبہ کو عام فہم طریقے سے پھیلانے کی کوشش کریں۔

(ب)..... سیرت طیبہ کو اپنی صحیح اور اصلی صورت میں مسلمانوں کے تمام مسائل کے حل کے لئے زندگی کے ہر شعبے میں نمونہ بنائیں۔

دعا فرمائیے کہ اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو سنت نبوی پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

☆☆..... .....☆☆

## حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

# اسرار کتاب اللہ کے امین

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو جس دور میں قرآنی تفسیر کی خدمت کے لئے اٹھایا گیا تھا آپ کو معلوم ہے کہ وہ عملی دور تھا، اور حضرت ابوبکرؓ اپنے وقت میں اس دور کے امام تھے اس لئے تلاش کرنے والوں کو ان کی عملی زندگی میں ڈوب کر ”تفسیر کی سرمایہ“ تلاش کرنا چاہئے۔ اس نقطۂ نظر سے اگر غور کیا جائے گا تو یہ واقعہ کھل کر سامنے آئے گا کہ حضرت صدیقؓ نے سیکڑوں آیات قرآنیہ کی عملی تشریح فرمائی اور بے شمار اشکالات کو اپنے طرز عمل سے حل فرمایا۔

وصال نبوی کے موقع پر صحابہ کرامؓ کی بے خودی اور بے چینی سیرت کا معروف واقعہ ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جیسے قوی عزم حضرات از خود رفتہ ہوکر اعلان کررہے تھے کہ جو شخص کہے گا کہ آنحضرت ﷺ کا وصال ہوگیا ہے، اس کی گردن اڑا دوں گا۔ اس موقع پر حضرت ابوبکرؓ نے آیت: ”وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ، اَفَاِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰى اَعْقَابِكُمْ“ کی منبر نبوی پر تلاوت فرمائی اور اس کی تشریح فرماتے ہوئے اعلان فرمایا:

”سنو! جو شخص محمد ﷺ کی عبادت کرتا تھا (اسے معلوم ہونا چاہئے کہ) آنحضرت ﷺ انتقال فرماچکے ہیں، اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا تھا (اس کا معبود) اللہ تعالیٰ زندہ ہیں، کبھی نہ مریں گے۔“ (صحیح بخاری ج:۱ ص:۵۱۷)

اس واقعہ کا تذکرہ عام طور پر حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کی ثابت قدمی، قوت قلبی اور حسن تدبر کے ذیل میں کیا جاتا ہے، لیکن حضرت فاروق اعظمؓ ہی کا بیان جو کتابوں میں نقل کیا گیا ہے، یعنی وہ فرمایا کرتے تھے کہ خدا کی قسم! ہمیں ایسا معلوم ہوتا تھا کہ یہ آیت اس وقت نازل ہوئی ہے۔ اس فاروقی بیان کو سامنے رکھ کر اگر دعویٰ کیا جائے کہ آنحضرت ﷺ کے بعد یہ پہلی آیت تھی جس کا مفہوم ابوبکرؓ کی طرف سے عملی انداز تشریح میں صحابہ کے سامنے واضح کیا گیا تھا تو کیا یہ دعویٰ بے جا ہوگا؟ بہرحال اس کی مزید مثالیں ذکر کرنے کی گنجائش نہیں۔ اس نکتہ کو سامنے رکھ کر صدیقی

مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ

سیرت کا مطالعہ کرنے والوں کو اچھی خاصی مقدار میں صدیقی تفسیر کے جواہر پارے ملیں گے:

”اس میں اس شخص کے لئے بڑی عبرت ہے جس کے پاس (فہیم) دل ہو یا وہ (کم از کم دل سے) متوجہ ہوکر (بات کی طرف) کان ہی لگادیتا ہو۔“ (ق:۳۷)

### متاخرین صحابہؓ کے علوم میں بہت بڑا حصہ صدیقی علوم کا تھا:

یہاں اس نکتہ کو بھی سامنے رکھنا ضروری ہے جس پر حکیم الامت لسان الحکمت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے تنبیہ فرمائی ہے، یعنی حضرات شیخینؓ کے علوم صرف اسی قدر نہیں جو کہ ان کے نام سے کتابوں میں نقل کئے گئے ہیں بلکہ ان کا بیشتر حصہ وہ ہے جو متاخرین صحابہ نے ان سے اخذ کیا ہے اور نقل کرنے والے ان متاخرین ہی کے نام سے ان کو نقل کرتے ہیں۔ اس کو ایک توضیحی مثال سے سمجھئے مثلاً: ایک نادر روزگار استاذ کے سیکڑوں شاگرد ہوں، جنہوں نے تمام علوم کا استفادہ اپنے استاذ محترم سے کیا ہو، پھر ان تمام تلامذہ نے تصنیف و تالیف کے ذریعہ سے ان تمام علوم کو مدون کردیا ہو، تو اس صورت میں یہ تمام تصنیفات شاگردوں ہی کی طرف بظاہر منسوب کی جاتی ہیں لیکن حقیقت شناس جانتے ہیں کہ یہ تمام، استاذ محترم ہی کے علوم ہیں جو شاگردوں کی زبان قلم سے ظاہر ہورہے ہیں۔ اسی طرح یہاں حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کو ان صحابہ کرام کے لئے بمنزلہ استاذ تصور کرو، جن کو تاخر اسلام یا صغر سنی کی وجہ سے آنحضرت ﷺ سے استفادہ کا موقع کم میسر آیا، لیکن اکابر صحابہؓ بالخصوص حضرات شیخینؓ کی صحبت اور تعلیم و تربیت کی وجہ سے ان کو اپنے وقت کی امامت نصیب ہوئی۔ ان حضرات کے تفسیری اور حدیثی علوم دراصل حضرات شیخینؓ ہی کے علوم ہیں، اگرچہ نقل و روایت کے اعتبار سے نسبت خود ان کی طرف نہ کی جائے۔ اس لئے کہا جاسکتا ہے کہ حضرت ابن عباس، حضرت ابوہریرہ اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہم اور ان کے ہمعصر صحابہؓ سے جو روایات تفسیر و حدیث، کتابوں میں منقول ہیں وہ درحقیقت حضرات شیخینؓ سے مستفاد ہیں۔

شاہ صاحب رحمہ اللہ کے الفاظ میں اس نکتہ کو ملاحظہ فرمائیے:

"یہ نہ سمجھا جائے کہ شیخین کی روایات صرف اسی قدر ہیں جو کتب مسانید میں ان کی طرف نسبت کی گئی ہیں، بلکہ بہت سی احادیث مرفوعہ ایسی ہیں کہ مکثرین صحابہؓ کی مسانید میں ذکر کی گئی ہیں، لیکن درحقیقت وہ شیخینؓ کی روایات ہیں، جن کو عبداللہ بن عمر، عبداللہ بن عباس اور ابوہریرہ (رضی اللہ عنہم) نے ارسال کرتے ہوئے آنحضرت ﷺ سے مرفوعاً نقل کیا ہے، اور اصحاب مسانید نے ان روایات کے ظاہر کا اعتبار کرتے ہوئے ان حضرات کی مسانید میں درج کردیا ہے۔ چنانچہ جو شخص علم حدیث کی جزئیات وکلیات کا تتبع کرے گا، اس پر یہ نکتہ مخفی نہ رہے گا۔"

(قرۃ العینین ص:۵۵ طبع مجتبائی)

## تفسیری کلیات سیرت صدیقی کی روشنی میں:

مندرجہ بالا وجوہ اور حضرت صدیقؓ کی بے حد مصروفیت کے علاوہ یہ امر بھی خاص طور پر قابل لحاظ ہے کہ آنحضرت ﷺ کے بعد تابعینؒ کی بلا واسطہ تربیت کا موقع ان کو بہت کم ملا ہے، یہی وجہ ہے کہ ان سے روایت کرنے والوں میں صحابہؓ بلکہ اکابر صحابہؓ کے نام زیادہ اور تابعینؒ کے نام کم ملتے ہیں۔

چنانچہ علامہ شیخ نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"آپؓ کی روایات میں کمی کا باعث، باوجودیکہ آپ کو آنحضرت ﷺ کے ساتھ دیرینہ رفاقت اور ملازمت حاصل تھی، یہ ہے کہ احادیث کے پھیلنے اور تابعین کے حفظ وتحصیل میں مشغول ہونے سے قبل ہی ان کا وصال ہوگیا۔"

اسی کے ساتھ حضرت صدیقؓ کی طبعی افتاد کا بھی دخل تھا، مطلب یہ کہ ان کی سیرت کا مطالعہ کرنے سے آدمی جو سب سے پہلا تاثر لیتا ہے، وہ یہ ہے کہ ان پر خشیت کی نسبت غالب تھی، دین کے ہر معاملہ میں ہر پہلو سے احتیاط در احتیاط ان کی طبیعت ثانیہ تھی، کسی کام کے کرنے یا کسی بات کے کہنے سے پہلے وہ پوری طرح جائزہ لیا کرتے تھے کہ خدانخواستہ اس میں، سبب بعید کے طور پر ہی سہی، شرکا کوئی پہلو تو نہیں پایا جاتا؟ مجدد قرن ثانی حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کا یہ فقرہ کس قدر حکیمانہ ہے؟ وہ فرمایا کرتے تھے کہ:

"جو شخص اپنے کلام کو بھی عمل میں شمار کرے گا، اس کی باتیں کم ہوں گی۔"

(تاریخ الخلفاء)

حضرت صدیقؓ کی خداترسی اور خوف محاسبہ کی کیفیت کتنا بلند تھی؟ کتابوں میں جو کچھ اس سلسلہ میں نقل کیا گیا ہے آج کل کے چھچھورے مزاج کے انسانوں کے لئے اس کا تصور بھی دشوار ہے۔ اس واقعہ کا تذکرہ تقریباً سب ہی سیرت نگاروں نے کیا ہے کہ ایک دفعہ حضرت عمرؓ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے، دیکھا کہ آپ اپنی زبان کو پکڑ کر کھینچ رہے ہیں، عرض کیا کہ: "کیا قصہ ہے؟" جواب میں "صدیقی زبان"، جس پر صدق وتصدیق کے سوا شاید دوسرا لفظ کبھی نہ آیا ہوگا، کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا جارہا تھا:

"اس نے مجھے بہت سی گھاٹیوں میں لا اُتارا ہے۔"

(نسائی بحوالہ تاریخ الخلفاء)

اس سرتاج صدیقین کو کبھی کبھی یہ تمنا کرتے سنا اور دیکھا جاتا:

"میری یہ تمنا رہتی ہے کہ میں کسی مؤمن کے پہلو کا بال ہوتا۔"

ان کی خدمت میں اگر ایک حادثہ عرض کیا جاتا، جس کا صریح حکم نہ کتاب اللہ میں موجود ہوتا اور نہ سنت نبویؐ میں اس کی تصریح ہوتی، تو وہی رئیس المجتہدین، کہ ابوحنیفہ وشافعی (رحمہما اللہ) کی فقاہت جن کی دریوزہ گر تھی، ابن سینا اور ابن رشد کا فلسفہ جن کے گھر کا دربان تھا، فضیلؒ اور جنیدؒ کا تقویٰ جن کا خانہ زاد تھا، انہیں کو بار بار فرماتے ہوئے سنا جاتا:

"میں اس معاملہ میں کتاب وسنت کی روشنی میں اجتہاد کروں گا، اگر درست ہوا تو اللہ کی جانب سے، اور غلط ہوا تو میری طرف سے، اور میں اللہ سے معافی کی التجا کرتا ہوں۔" (ابن سعد)

کہاں تک نقل کرتا جاؤں؟ جن کی احتیاط اور خشیت کا یہ عالم ہو، ان کے لئے اللہ کی کتاب میں لب کشائی کیا آسان کام ہوگا؟ قرآن کی شرح وتفسیر تو خیر بعد کی بات ہے، قرآن کی تدوین سے بڑھ کر اور ضروری عمل، اور اس سے بڑی سعادت عظمیٰ کا کام کیا ہوسکتا ہے؟ لیکن صدیقی احتیاط اس معاملہ میں بھی کس طرح دامن گیر رہی؟ اس کی خبر سب ہی کو ہے۔ اگر حکمت ازلیہ نے صدیقی احتیاط کے ساتھ فاروقی فراست کا حسین امتزاج نہ کردیا ہوتا تو نہیں کہا جاسکتا کہ صورت حال کیا ہوتی؟

علوم اسلامیہ کے ارتقائی مزاج سے ناآشنا اور اردو تراجم پڑھ پڑھ کر چہاردہ صد سالہ امت کے علی الرغم "قرآنی بصیرت" کی غلط پنداری کے مریضوں کے لئے کیا اس واقعہ میں عبرت کا کوئی سامان نہیں؟ جس دور میں خود قرآن کی جمع وترتیب ہی پر بمشکل

آمادگی ظاہر ہوتی ہے، انہیں سوچنا چاہئے کہ وہ تدوین حدیث کا دور ہو سکتا ہے؟ جن اصحاب بصیرت کو ابھی تک قرآن کے یکجا کر دینے میں تأمل ہو، اگر وہ حدیث کا کوئی مجموعہ مرتب نہ کریں، یا کئے ہوئے کو غایت احتیاط کی بناء پر تلف کر دیں، ان کے اس طرز عمل سے کیا حدیث کا ناقابل قدر ہونا کوئی عقل مند تسلیم کر سکتا ہے؟ اور کیا تدوین قرآن کی بھی قریب قریب وہی نوعیت نہیں ہو جاتی' جو تدوین حدیث کی ہے؟ اندریں صورت کیا انکار حدیث سے انکار قرآن ہی کا راستہ تیار نہیں ہوتا؟ الیس منکم رجل رشید۔ نعوذ باللہ من الزیغ ومن ان نُضِلَّ او نُضَلَّ۔

بخاری شریف میں کاتب وحی حضرت زید بن ثابت کی زبانی یہ واقعہ نقل کیا گیا ہے، وہ فرماتے ہیں:

"یمامہ میں قرأ صحابہؓ کے شہید ہو جانے پر حضرت ابوبکرؓ نے مجھے پیغام بھیج کر بلایا، میں حاضر ہوا تو حضرت عمرؓ بھی وہاں موجود تھے، حضرت ابوبکرؓ فرمانے لگے: عمرؓ میرے پاس آئے اور کہا: "جنگ یمامہ میں بکثرت قرأ قرآن شہید ہو گئے ہیں، مجھے اندیشہ ہے کہ اگر دوسرے مواقع پر بھی قرآن کے حافظ اسی طرح شہید ہوتے رہے، تو قرآن کا بہت سا حصہ ان کے ساتھ ہی نہ جاتا رہے' میری رائے ہے کہ آپ قرآن کی یکجا تدوین کا حکم دیں۔" میں نے (ابوبکرؓ نے) عمرؓ سے کہا: "تم ایسا کام کیسے کر سکتے ہو جو آنحضرت ﷺ نے نہیں کیا۔" اس کے جواب میں عمرؓ نے کہا: بخدا یہ کام سراپا خیر ہے (منشأ نبی کے خلاف نہیں) پس عمرؓ بار بار مجھ سے اس مسئلہ میں گفتگو کرتے رہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بھی اس کے لئے شرح صدر نصیب فرمایا اور مجھے بھی اس میں خیر نظر آنے لگی، جس طرح عمرؓ کی رائے تھی.....' الیٰ آخر القصہ۔

الغرض حضرت ابوبکرؓ ہر معاملہ میں کامل حزم اور نہایت احتیاط کے ساتھ منشأ خداوندی کو پورا کرنے کی سعی فرماتے، لیکن بایں ہمہ اپنی ذات کے لئے یا اپنے نفس پر ایک لحہ کے لئے بھی اعتماد نہ فرماتے، گویا نفس کے بارے میں ان کا نظریہ ٹھیک وہی تھا' جسے قرآن کریم نے یوسف صدیق علیہ السلام کی زبانی نقل کیا ہے:

"وَمَا اُبَرِّئُ نَفْسِیْ اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَۃٌ بِالسُّوْٓءِ".

ترجمہ:..... "میں اپنے نفس کو بری نہیں کہتا، اس میں کیا شک ہے کہ نفس کا کام برائی ہی کا مشورہ دینا ہے۔"

اس لئے تفسیر قرآن کے معاملہ میں بھی حضرت ابوبکرؓ کا یہی احتیاطی جذبہ ممکن ہے کہ تعلیل کا باعث ہوا ہو؟ تاہم تفسیری روایات کا جتنا ذخیرہ بھی ان سے منقول ہے، اگر گہری بصیرت کو کام میں لایا جائے تو جزئیاتی حیثیت سے اگر چہ وہ قلیل ہے، لیکن کلیاتی رنگ میں بیش بہا ہے۔

## حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے تفسیری اصول:

شرح اس اجمال کی یہ ہے کہ علم تفسیر کی جزئیات اگر چہ درجہ شمار سے خارج ہیں، لیکن یہ تمام جزئیات چند کلیات کی طرف راجع ہیں' جن کو علم تفسیر کے اصول موضوعہ کہنا چاہئے۔ حضرت صدیقؓ سے جو چند تفسیری روایات نقل کی گئی ہیں' ان میں علم تفسیر کے ان ہی اہم اصول کی طرف اشارہ فرمایا گیا ہے، کاش ان "صدیقی اصول" کے ساتھ اس "صدیقی ذوق" کو اگر ملحوظ رکھا جاتا تو کم از کم تفسیر قرآن کے سلسلہ میں وہ جرأتیں ظاہر نہ ہوتیں' جو مدت سے غیر ذمہ دار طبقات کی طرف سے ظاہر ہو رہی ہیں۔

## تفسیر بالرائے سے اجتناب:

پہلا تفسیری اصول یہی ہے کہ قرآن کی شرح و تفسیر کرنے والا اس ذمہ داری سے عہدہ برآ ہونے کی اہلیت رکھتا ہو کہ کسی مقام پر بھی وہ اپنی خواہش اور ہوی کے ساتھ کتاب اللہ کو ملوث کرنے کی جرأت نہ کرے، کسی بھی آیت پر بحث کرتے ہوئے وہ حق تعالیٰ کی مراد واضح کرنے کے بجائے اپنے ذاتی رجحانات واوہام کی ترجمانی شروع نہ کر دے، اس میں کم از کم اتنی اہلیت اور امانت موجود ہو کہ قرآن جو کچھ سمجھانا چاہتا ہے' اسے بیان کرنے کی جگہ" جہاں تک میں سمجھا ہوں" کی منطق استعمال نہ کرنے لگے، قرآن کی جس آیت پر وہ کلام کرنا چاہتا ہے، اسے معلوم ہو کہ مجھ سے پہلے اس کا کیا مفہوم لیا گیا ہے؟ لغت عرب سے اس کے کیا معنی متعین ہوتے ہیں؟ اس کے سیاق وسباق سے کیا مطلب واضح ہوتا ہے؟ قرآن مجید میں یہ مضمون کس کس جگہ آیا ہے؟ اور اسے کن کن عنوانات سے بیان فرمایا گیا ہے؟ اس آیت کا جو مفہوم میں نے سمجھا ہے' وہ کسی شرعی قاعدہ سے تو نہیں ٹکراتا؟ اس سے کسی نص کی تکذیب تو نہیں ہو جاتی؟ الغرض جب تک کسی آیت کے اطراف و جوانب، شریعت کے قواعد وضوابط اور امت کے عقائد واجماعات پر اس کی نظر نہ ہو، محض ظن وتخمین اور ہوی و ہوس سے کسی آیت کو خود ساختہ معنی پہنا کر نامۂ عمل سیاہ کرتے چلے جانا قرآنی خدمت نہیں بلکہ "دروغ بافی" ہے۔

کون نہیں جانتا کہ اگر کسی وقت صدر مملکت کی ترجمانی کے فرائض پر کسی کو مامور کر دیا جائے، تو اس پر کس قدر نازک ذمہ داری عائد ہو جاتی ہے؟ اس کو

زبان ولغت پر کتنا عبور درکار ہوگا؟ اسے ”شاہی محاورات“ پر کتنی گہری نظر رکھنا ہوگی؟ اسے فصاحت و بلاغت کی کن کن نزاکتوں کا لحاظ رکھنا ہوگا؟ اسے صدر مملکت کے ذاتی احساسات ورجحانات، لب و لہجہ اور طرز خطاب کو کس حد تک نبھانا ہوگا؟ پھر ذرا سی غلط بیانی اور ”الٹی تعبیر“ پر کتنا خطرہ درپیش ہوگا؟ اگر ایک معمولی حاکم کی ترجمانی میں ان امور کا لحاظ رکھنا بالتحقیق عقلاً مسلم ہے، تو سوچنا چاہئے کہ ”شہنشاہ مطلق“ اور احکم الحاکمین کی ترجمانی کن کن نزاکتوں کی حامل ہوگی؟ اگر آپ غور کریں گے تو حضرت صدیق ؓ کے اس ارشاد میں اسی اصول کی طرف رہنمائی فرمائی گئی ہے، جس کو سورۂ عبس کی تفسیر میں تقریباً سب ہی مفسرین نے ذکر کیا ہے یعنی اس سورت میں ”ابا“ کالفظ جو آیا ہے، پوچھنے والوں نے حضرت صدیق ؓ سے اس کے معنی دریافت کئے، سننے والے آنحضرت ﷺ کے تیئس سالہ شاگرد سے سن رہے تھے:

”مجھے کون سا آسمان سایہ دے گا؟ اور مجھے کون سی زمین اٹھائے گی؟ اگر میں اللہ کی کتاب میں ایسی بات کہوں، جس کا مجھے علم نہیں۔“

(تفسیر ابن کثیر ج:۴ص:۵)

میں اسی کو حضرت صدیق ؓ کے ”پہلے تفسیر اصول“ سے تعبیر کررہا ہوں، جس کا حاصل یہی ہے کہ کتاب اللہ کی تفسیر کے لئے جس قدر ذرائع علم درکار ہیں، جب تک ان کی اہلیت پیدا نہ کرلی جائے، اس وقت تک قرآن کی کسی آیت کے معنی اور مفہوم کو متعین کرنے کی جرأت کرنا ـــــ تفسیر بالرائے ـــــ بلکہ اصطلاح نبوت میں ”قول بالرائے“ ہے، جو مطلقاً حرام اور مستوجب وعید ہے۔ آنحضرت ﷺ کا مشہور ارشاد ہے:

”جس نے قرآن میں بدون علم کے یا محض رائے سے کوئی بات کہی، اسے اپنا ٹھکانا جہنم میں بنانا چاہئے۔“

کیا آج بھی اس وعید نبوی اور ذوق صدیقی کو ملحوظ رکھا جاتا ہے؟ آج ہر بدعتی اپنی بدعت کے لئے، ہر ملحد اپنے الحاد کے لئے، ہر زندیق اپنی ہرزہ سرائی کے لئے، ہر بازی گر اپنی شعبدہ بازی کے لئے، اللہ کی اسی پاک کتاب کو استعمال کرتا ہے۔ کسی کو بھول کر بھی خیال نہیں آتا کہ ان تمام خرافات کو کتاب اللہ کی طرف منسوب کرنا بھی کوئی جرم ہوسکتا ہے؟ حضرت ابن عمرؓ فرمایا کرتے تھے:

”تعلمنا الایمان ثم تعلمنا القرآن“۔

یعنی ہم نے پہلے ایمان سیکھا تھا، پھر قرآن سیکھا تھا۔ آج ایمان اور قرآن سیکھنے کی زحمت گوارا کئے بغیر گھر گھر ”قرآنی مبصر“ پیدا ہورہے ہیں۔

حافظ سیوطی رحمہ اللہ دسویں صدی میں ان نام نہاد قرآنی مبصرین کا ماتم کررہے ہیں:

”اہل بدعت کی تمام تر ہمت اس پر لگی ہوئی ہے کہ آیات کی تحریف کی جائے اور ان کو اپنے فاسد مذہب پر منطبق کیا جائے، اسے جہاں کہیں دور سے بھی کوئی بکھری ہوئی چیز نظر آجاتی ہے، اسے فوراً اچک لیتا ہے، یا کہیں اسے ذرا سی گنجائش بھی ملتی ہے، اس کی طرف لپک جاتا ہے۔ رہا ملحدؔ سو اس کے کفر، آیات اللہ میں کجروی اور اللہ پر افتراپردازی کا حال تو ناگفتہ بہ ہے۔“

(الاتقان: النوع الثمانون ص:۱۹۰)

آج کون ہے؟ جو اس امام کے مزار پر جاکر اطلاع کرے کہ آپ کے بعد کی چار صدیوں نے ”انسانی مزاج“ میں کتنی تبدیلی کرڈالی ہے؟ چودھویں صدی کے اہل بدعت کی غباوت نے کتاب اللہ کی کس قدر آیات کو تحریف کا تختۂ مشق بناڈالا ہے؟ اور اس دور کے ملحدین، کفروالحاد اور جرأت افترا علی اللہ میں کن کن حدود کو پیچھے چھوڑ چکے ہیں؟

قرآن حکیم نے کتاب اللہ کے محکمات سے بے رخی کرتے ہوئے متشابہات کی پیروی کرنے والوں اور ان کو غلط معنی پہنا کر فتنہ جوئی کرنے والوں کے ”قلبی زیغ“ اور ”ذہنی کجی“ کی اطلاع دی تھی۔

دور حاضر کے مغرب زدہ زائغین قرآن کو اول سے آخر تک مسخ کردینے اور سیزدہ سالہ اسلام کو منہدم کرکے اس کے کھنڈرات پر الحاد و زندقہ کی بنیادیں استوار کرلینے کے سودائے خام میں مبتلا ہیں۔

یُرِیْدُوْنَ لِیُطْفِئُوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ۔

بہرحال حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے اس ارشاد میں، جو اوپر نقل کرچکا ہوں، اسی قسم کی بے باکیوں کی پیش بندی فرمائی گئی ہے، یعنی جب تک قرآن کی کسی آیت کے متعلق آدمی کو پوری تحقیق نہ ہو، اس وقت تک اس کے لئے جائز نہیں کہ اللہ کی کتاب پر ظن وتخمین کا غلاف چڑھائے۔

حضرت صدیق ؓ سے دوسری روایت جو اسی مضمون کی منقول ہے، وہ اس سے واضح تر ہے، یعنی ان سے کسی آیت کی تفسیر دریافت کی گئی تو فرمایا:

”مجھے کون سی زمین پناہ دے گی؟ یا کون سا آسمان سایہ دے گا؟ جب کہ میں کتاب اللہ میں ایسی بات کہہ ڈالوں جو اللہ کی مراد نہیں۔“

اس روایت میں: ”مالم یرد اللہ“ کالفظ کس قدر علم سے بھرا ہوا، احتیاط میں ڈوبا ہوا اور عظمت خداوندی سے لبریز ہے۔ مطلب یہ کہ آیت کے

ظاہری مفہوم کو بیان کر سکتا ہوں، لیکن جب تک قرائن ودلائل سے قطعاً ثابت نہیں ہو جاتا کہ جو کچھ میں سمجھا ہوں وہی اللہ کی مراد بھی ہے، آیت کے معنی میں لب کشائی کیسے کروں؟ اگر خدانخواستہ میرے بیان کردہ معنی ''اللہ کی مراد'' کے خلاف ہوئے تو شہنشاہ مطلق کی غلط ترجمانی کی سزا سے بچنے کے لئے آسمان وزمین کا کون سا گوشہ پناہ دے گا؟ عجب سلامتی تھی جو آنحضرت ﷺ کے صحابہ کو نصیب ہوئی تھی، اسی آیت کے متعلق حضرت عمرؓ سے بھی اسی قسم کا ارشاد نقل کیا گیا ہے۔ شیخ ابن کثیرؒ ان دونوں حضرات کی روایات نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں:

''یہ تمام روایتیں اس پر محمول ہیں کہ یہ دونوں حضرات کیفیت ''اَبّ'' کا علم قطعی دریافت کرنا چاہتے تھے، ورنہ اتنی سی بات کہ ''اَبّ'' زمین کی سبزی کا نام ہے' بالکل ظاہر ہے' مجہول نہیں۔''

(ابن کثیر ج:۱ ص:۵)

امام راغب اصفہانیؒ فرماتے ہیں:

''قوله تعالىٰ: فاكهة و أبا، الأب المرعى المتهيئ للرعي والجز من قولهم اب لكذا اى تهيا ابا و ابابة و ابابا، واب إلى وطنه اذا نزع إلى وطنه نزوعا تهيأه الخ''

(مفردات القرآن ص:۵)

گویا اس ''ظاهر لا يجهل'' کی پوری کیفیت چونکہ واضح نہیں، اس لئے شیخینؓ اس لفظ کی شرح میں ایک حرف کی جرأت نہیں کرتے۔

یہ بحث پوری نہیں ہوئی، سورۂ نساء کی آیت میراث میں لفظ ''کلالہ'' جو واقع ہوا ہے، کتب تفسیر میں امام بیہقی وغیرہ کے حوالہ سے نقل کیا گیا ہے کہ: حضرت صدیق رضی اللہ عنہ سے اس کا مفہوم دریافت کیا گیا، اس کے جواب میں علوم نبوت کے حافظ، اسرار کتاب اللہ کے امین، آنحضرت ﷺ کے یار غار ومزار سے کس قدر صداقت آمیز فقرہ سن رہے تھے:

''میں اس میں رائے سے ایک بات کہتا ہوں، اگر درست ہوئی تو اللہ کی جانب سے ہوگی، اور اگر غلط ہوئی تو میری جانب سے اور القائے شیطان کی وجہ سے ہوگی۔ اس صورت میں اللہ اور اس کا رسول اس سے بری ہوں گے۔ (کلالہ) سے مراد وہ شخص ہے جس کا نہ بیٹا ہو نہ باپ۔''

(تفسیر ابن کثیر ج:۱ ص:۴۶۰)

اس آیت میں ''کلالہ'' سے مراد وہ شخص ہے جس کے نہ اصول ہوں نہ فروع۔

شیخ ابن کثیرؒ فرماتے ہیں:

''یہی تفسیر عمرؓ، علیؓ، ابن مسعودؓ، ابن عباسؓ، زید بن ثابتؓ سے مروی ہے۔ شعبیؒ، نخعیؒ، قتادہؒ، جابر بن زیدؒ اور حکمؒ کا یہی قول ہے، اہل مدینہ، اہل کوفہ، اہل بصرہ اسی کے قائل ہیں۔ فقہائے سبعہ، ائمہ اربعہ اور جمہور سلف وخلف کا بلکہ تمام سلف وخلف کا یہی قول ہے، بہت سے اکابر نے اس پر پوری امت کا اتفاق نقل کیا ہے۔ ''و ورد فيه حديث مرفوع۔''

(تفسیر ابن کثیر ج:۱ ص:۴۶۰)

یہ تفسیر جس پر بقول ابن کثیرؒ جمیع سلف وخلف کا اتفاق ہے' ظاہر ہے کہ اجماع امت کے بعد اس میں کسی دوسرے معنی کا احتمال کب باقی رہ جاتا ہے؟ لیکن اسی کو جب حضرت صدیق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، تو احتیاط وحزم کے سارے سامان جمع کر لیتے ہیں۔ اس لئے کہ انہوں نے جہاں آنحضرت ﷺ سے (بقول ابن عمرؓ) ایمان اور قرآن سیکھا تھا، وہیں کتاب اللہ کی عظمت اور اس کی ترجمانی کی نازک ذمہ داری بھی سیکھی تھی۔

یہ روایت جس کا حوالہ اوپر عرض کیا گیا ہے، اس کا کچھ حصہ ابھی باقی ہے' میرا خیال ہے کہ جب تک اسے سامنے نہ لایا جائے' یہ بحث تشنہ رہے گی' یعنی روایت کرنے والوں نے اس صدیقی طرز عمل کے بعد جو ''فاروقی اسوہ'' نقل کیا ہے' وہ مستقل ''تفسیری اصول'' ہے۔ روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''پھر جب حضرت عمرؓ خلیفہ ہوئے تو فرمایا: بخدا! مجھے حیا آتی ہے کہ میں ابوبکرؓ کی (اس تفسیری) رائے کے خلاف کروں۔''

(تفسیر ابن کثیر ج:۱ ص:۴۶۰)

سلف کی تفسیر کے خلاف اختراعی نظریات قرآن سے ثابت کرنے والے اور ''میں یہ سمجھا ہوں'' کے مراقی خبط میں مبتلا ہونے والوں کے لئے یہ تازیانہ عبرت ہے، جس کے لئے زبان وحی سے: ''ان الله جعل الحق على لسان عمر و قلبه'' صادر ہوا۔

ڈیڑھ درجن سے زیادہ آیات میں آسمانی وحی نے جس کی نہ صرف مضمون میں' بلکہ بعض مرتبہ الفاظ میں بھی موافقت کی تھی، ان کو ابوبکرؓ کے خلاف کرنے سے حیا آتی ہے۔

آج صحابہ کرامؓ، تابعینؒ، ائمہؒ اور مفسرینؒ، الغرض چہاردہ سالہ امت بلکہ (خاکم بدہن) خود امت کے نبی ﷺ کی مخالفت' قرآن پڑھ پڑھ کر کرنے والوں کے متعلق سوچتا ہوں کہ ان کی شرم وحیا سے گردن کیوں نہیں جھکتی؟ صحابہ کرامؓ پر تبرا، ائمہؒ پر استہزاء، پوری امت پر تمسخر کرنے والے ''قرآنی مبصرین'' میں مادۂ حیا پیدا ہی نہیں کیا گیا؟ یا وہ اسے کسی دوسرے مد میں لاتے ہیں؟

☆☆..........☆☆

# مولانا سیّد شمس الدین شہید رحمۃ اللہ علیہ

مولانا عبدالرؤف انور

۱۳/مارچ ۱۹۷۴ء کی تاریخ اور بدھ کا دن تھا ایک خوبرو گورے چٹے نوجوان عالم دین چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ لئے ہوئے بلوچستان کی صوبائی اسمبلی کے سیکریٹریٹ سے نکلے انہیں آج سفر پر جانا ہے وہ اس تیاری میں لگے ہوئے ہیں کہ جلد روانہ ہوں اور جلد ہی واپس ہوسکیں کیونکہ دو دن بعد اسمبلی کا اجلاس ہے جبکہ جماعت کی طرف سے صرف وہی نمائندے ہیں ایسا لگتا ہے کہ بلوچستان کے ایوان نمائندگان میں دین کے لئے آواز لگانا انہی کے ذمہ ہوگیا ہے ارکان نے وقت کے حکمرانوں کے آگے سر تسلیم خم کرلیا وہ اکیلے میدان عمل میں دوڑ رہے ہیں...... وہ سفر پر روانہ ہوجاتے ہیں جاتے ہوئے ساتھ نہ کوئی سرکاری پروٹوکول لیتے ہیں اور نہ حکومتی گارڈ لینا پسند کرتے ہیں وہ بلوچستان اسمبلی کے ڈپٹی اسپیکر ہیں انہیں اللہ کے سوا کسی کا خوف نہیں...... ان کو یہ سیکیورٹی اور گارڈ عنکبوت کے جال سے زیادہ مضبوط نہیں لگتے...... جاتے ہوئے ایک انجان شخص ان سے ملتے ہیں وہ ان سے سفر میں ساتھ لے جانے کی درخواست کرتے ہیں...... بھلا انہیں اس پر کیا اعتراض تھا؟ کہ خدمت خلق ان کا شیوہ رہا ہے اور عوام کی حقیقی خدمت ان کا فریضہ...... چنانچہ وہ انہیں اپنے ساتھ گاڑی میں سوار کرلیتے ہیں اور کوئٹہ سے اپنے آبائی وطن کی طرف روانہ ہوجاتے ہیں...... راستے میں ایک مقام پر انہیں چند زخمی ملتے ہیں جو پاک فوج کے جوان تھے اور ایک حادثے کا شکار ہوئے مولانا انہیں اپنی گاڑی میں ہسپتال پہنچاتے ہیں اور پھر اپنا سفر شروع کردیتے ہیں...... اتنے میں ظہر کی نماز کا وقت آجاتا ہے یہ نوجوان ایک جگہ رک جاتے ہیں اور بارگاہ الٰہی میں آخری فریضہ ادا فرماتے ہیں کیونکہ اب مزید انہیں دنیا میں نماز نہیں پڑھنی اب مزید وہ غم باطل نہیں سہ سکتے جیسے اب انہیں مشقتیں اٹھانے سے روک دیا گیا ہو کیونکہ ملک الموت پھولوں کا تاج سجا کر ان کے قریب ہی انتظار کر رہے تھے اور چند قدم آگے ان سے ملاقات کرلیتے ہیں ان عالم دین کا وہ شریک سفر ایک بدباطن پیشہ ور قاتل اور غنڈوں کا سرغنہ تھا اور چند ٹکوں کے عوض اس نے مولانا کے قتل کا سودا کیا تھا پورے سفر میں وہ اسی تاک میں ہے کہ کہیں موقع ملے اور وہ اپنا وار کر گزرے جس کی اس نے قیمت لی ہے...... چنانچہ وہ پچھلی سیٹ سے وار کرتا ہے اور مولانا کو اس دار فانی کے بند سے آزاد کردیتا ہے جس کی پیشینگوئی چند روز قبل ولی وقت امام الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستی نے خواب کی صورت میں دی تھی کہ بلوچستان میں آگ لگ گئی ہے بلوچستان میں سورج ڈوب رہا ہے چنانچہ وہ اس خواب کی تعبیر سیّد شمس الدین کی شہادت سے کرتے ہیں اور مولانا کو اس سے مطلع بھی کردیتے ہیں مگر مولانا کو جیسے مدتوں سے یہ دلی آرزو تھی کہ انہیں حیات جاوداں ملے اور اسے پانے کے لئے وہ بے چین تھے اور آج کے دن جیسے انہیں اپنی منزل سامنے نظر آگئی تھی اور وہ اس کی طرف تیزی سے بڑھتے چلے جارہے تھے۔

مولانا سیّد شمس الدین شہید نے زندگی کی صرف ۲۸ بہاریں دیکھیں اور پھر دنیا سے عقبیٰ کے سفر پر روانہ ہوگئے انہیں نہ تو کسی سے ذاتی دشمنی تھی اور نہ کوئی قبائلی رنجش وہ تو صرف اسلام اور تحفظ ختم نبوت کے لئے لڑتے تھے اور یہی ان کا مقصد حیات تھا انہوں نے بلوچستان کے ضلع ژوب کے ایک سادات اور علمی خاندان میں آنکھ کھولی ابتدائی تعلیم کے بعد ژوب ہائی اسکول سے امتیازی نمبروں سے میٹرک کیا اور پھر علوم شریعہ کے حصول کیلئے ملک کے مختلف حصوں کا سفر کیا اور علمی پیاس بجھانے کیلئے کوئی درسگاہ نہ چھوڑی علمی تشنگی مٹانے کے بعد اپنے آبائی وطن لوٹے اور دین کی خدمت میں لگ گئے ۱۹۷۰ء کے الیکشن کا مرحلہ آیا تو اسلامی قوتوں کی طرف سے مولانا شہید کو میدان میں اتارا گیا کوئی اور اس حلقے سے انتخاب لڑنے کا سوچ بھی نہیں سکتا تھا کیونکہ یہ اس علاقے کے بڑے وڈیرے تیمور شاہ جوگیزئی کا حلقہ تھا مولانا نے بے سروسامانی کے عالم میں بڑے جرأت مندانہ انداز سے مقابلہ کیا اور نواب کو بری طرح شکست دی اور پورے علاقے کے نمائندہ بن کر صوبائی اسمبلی پہنچے اور بڑی جرأت سے اسمبلی اور عوامی فلور کو للکارا کہیں اسلامی قوانین کی بات ہو یا پھر ختم نبوت کا مسئلہ ہو ہر جگہ مولانا پیش پیش رہے دھونس دھمکی اور لالچ دیئے گئے مگر بے سود انہیں اپنے عظیم اکابرین کی جانشینی کا حق ادا کرنا تھا اور اپنے دادا حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی یاد تازہ کرنا تھی کیونکہ اس سنت حسینی کو عرصہ ہوچکا تھا بھلایا جاچکا تھا وہ مفتی محمودؒ کے سپاہی بن کر بلوچستان کی سیاسی فضا میں تکبیر کی صدا بلند کرتے اور لوگوں کو یہ باور کراتے کہ اسلام ایک مکمل دین ہے جو ہر دور میں قابل عمل ہے مغرب کی غلامی اور کاسہ لیسی کوئی فخر کی شے نہیں بلکہ عار کی بات اور کوتاہ ذہنی کی دلیل ہے اب انشاء اللہ یہاں اسلام کی حکمرانی ہوگی اور عوام کی نمائندگی لیکن افسوس: ''بسا اے آرزو کہ خاک شود''۔ انہیں اپنا مشن پورا نہیں کرنے دیا گیا اپنے اخلاص اور اسلام دوستی کا انہیں وہی صلہ دیا گیا جو جابران وقت نے مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ اور مفتی نظام الدین شامزی شہیدؒ کو دیا تھا:

ہمارے بعد محفلوں میں اندھیرا رہے گا
بہت چراغ جلاؤ گے روشنی کے لئے

☆☆......☆☆

# خبروں پر ایک نظر

## جھوٹے مدعی نبوت عاصم افتخار پر زیر دفعہ ۲۹۵-سی مقدمہ چلایا جائے' مولوی فقیر محمد

فیصل آباد (پ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکریٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد نے وزیر اعلیٰ پنجاب' ہوم سیکریٹری پنجاب اور مقامی پی ڈی ایس پی سے مطالبہ کیا ہے کہ تھانہ ٹھیکری والا کے چک نمبر ۳۴-ج'ب شمالی میں ایک بدبخت شخص عاصم افتخار کی طرف سے گاؤں کی مسجد میں اسپیکر پر جھوٹے نبی ہونے کا اعلان کرنے پر درج مقدمہ نمبر ۱۳۷-۳/مارچ ۲۰۰۷ء کو جرم زیر دفعہ ۲۹۵-اے کی بجائے زیر دفعہ ۲۹۵-سی توہین رسالت کا اضافہ کیا جائے' جبکہ پولیس نے جرم ۲۹۵-اے' ت پ اور ۱۳-ایمپلی فائر ایکٹ کے تحت مقدمہ درج کیا ہے' جبکہ ایف آئی آر میں درج ہے کہ ملزم نے مسجد میں مسلمانوں کو اکٹھا کرکے اسپیکر پر اعلان کیا تھا کہ میں نبی ہوں' ملزم اسلحہ لے کر مسجد میں آیا تھا' ایف آئی آر میں درج ہے کہ ملزم مذکورہ نے نبی ہونے کا دعویٰ کرکے توہین رسالت کا ارتکاب کیا ہے' لیکن ۲۹۵-سی کی بجائے ۲۹۵-اے کے تحت مقدمہ درج کیا گیا ہے' جو کہ درست اقدام نہیں ہے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ ایف آئی آر میں جرم زیر دفعہ ۲۹۵-اے کو جرم زیر دفعہ ۲۹۵-سی ت پ میں تبدیل کیا جائے۔

## عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ اور قادیانیت نوازی کے سدباب کے لئے امت مسلمہ کو بیدار ہوجانا چاہئے' کانفرنس سے مقررین کا خطاب

قصور (نامہ نگار) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت قصور کے زیر اہتمام سالانہ ختم نبوت کانفرنس اور محفل حمد و نعت گزشتہ دنوں مسجد حسینؓ بن علیؓ میں بعد نماز مغرب منعقد ہوئی۔ کانفرنس سے شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا' مولانا عبدالغفور حقانی' قاری کامران احمد' مولانا سید ازہر شاہ ہمدانی اور مولانا عبدالرزاق مجاہد نے خطاب کرتے کہا کہ عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ' حکومت کے خطرناک عزائم اور قادیانیت نوازی کے خلاف امت مسلمہ کو بیدار ہوجانا چاہئے' تحفظ ناموس رسالت' قرآن کی اشاعت و تبلیغ اور مساجد و مدارس کی حفاظت کے لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے شانہ بشانہ مل کر حکمرانوں کو بتادیں گے کہ ہم سب کچھ برداشت کرسکتے ہیں' لیکن تحفظ ناموس رسالتؐ کے قانون میں کوئی تبدیلی نہیں ہوگی' انشاء اللہ! کانفرنس میں قاری محمد ارشد محمود' قاری محمد ابراہیم کانسی' قاری حماد انور نفیسی' قاری سید الرسول نے قرآن مجید کی انوکھے و عمدہ انداز میں تلاوت کرکے سامعین کے دلوں کو جلا بخشی۔ ثناء خوان رسول رانا محمد عثمان اور مولانا آصف رشیدی نے عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ترانے پڑھ کر غلامان رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے دل جیت لئے۔ کانفرنس کی صدارت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت قصور کے امیر قاری مشتاق احمد رحیمی نے کی۔ میزبانی کے فرائض قاری محمد طاہر' قاری سیف اللہ رحیمی' قاری شاہ محمد' قاری محمد اسحاق رحیمی' قاری محمد رمضان' حافظ محمد عمر' جامعہ رحیمیہ ترتیل القرآن قصور کے طلباء اور دیگر احباب نے سرانجام دیئے۔ جمعیت علماء اسلام کے کارکنوں نے اپنے قائدین کا بھرپور استقبال کیا۔ میاں محمد معصوم انصاری نے اسٹیج سیکریٹری کے فرائض سرانجام دیئے۔ کانفرنس میں شرکاء کی حاضری مثالی تھی' پروگرام فجر کی نماز تک جاری رہ کر اختتام پذیر ہوا۔ کانفرنس میں مدنی گروپ کے مرکزی راہنما حاجی محمد صفدر انصاری نے بھی شرکت کی۔

## قادیانی' ملک دشمن عناصر ہیں' ان کی ریشہ دوانیاں امت مسلمہ کیلئے ہمیشہ زہر قاتل رہی ہیں' مولانا اللہ وسایا

خوشاب (پ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر انتظام جامع مسجد بلاک نمبر ا جوہر آباد میں عظمت ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی' جس میں مقامی علماء کرام مولانا عبدالجبار' مولانا اظہار الحسن' مولانا حکیم رشید احمد ربانی' چناب نگر سے مولانا غلام مصطفیٰ کے علاوہ دیگر علماء کرام نے کثیر

تعداد میں شرکت کی۔ کانفرنس سے ضلع خوشاب کے مقامی مبلغ مولانا عبدالستار نے خطاب کیا۔ ان کے بعد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے عالمی مبلغ مولانا اللہ وسایا نے خطاب کرتے ہوئے اس بات پر زور دیا کہ جوہرآباد جیسے اہم اور حساس علاقے میں قادیانیوں کی سرگرمیوں پر کڑی نگاہ رکھی جائے۔ الحمدللہ! امت مسلمہ نے ہمیشہ عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے لازوال قربانیاں دی ہیں اور اب بھی کسی قربانی سے دریغ نہیں کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ قادیانی ملک دشمن عناصر ہیں اور ان کی ریشہ دوانیاں امت مسلمہ کے لئے ہمیشہ زہر قاتل رہی ہیں' اس لئے ان کو اعلیٰ عہدوں سے فی الفور برطرف کیا جائے۔

## توہین رسالت کے قانون اور امتناع قادیانیت آرڈی نینس میں کسی قسم کی ترمیم نہ کی جائے اور اسلامی دفعات کو نہ چھیڑا جائے' مولوی فقیر محمد

فیصل آباد (پ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکریٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد نے حکومت کو متنبہ کیا ہے کہ ناموس رسالت آرڈی نینس اور امتناع قادیانیت آرڈی نینس میں کسی قسم کی ترمیم نہ کی جائے اور اسلامی دفعات کو نہ چھیڑا جائے' انہوں نے کہا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام توہین رسالت کے قانون اور عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے ملک بھر میں ضلعی سطح پر ختم نبوت کانفرنسیں منعقد کی جارہی ہیں' اس سلسلہ میں عوامی رابطہ مہم کے سلسلہ میں ۱۹/ مارچ ۲۰۰۷ء کو فیصل آباد شہر میں بھی جامع مسجد قبا افغان آباد نمبر ا' گلی نمبر ۶ میں بعد از نماز عشاء تحفظ ختم نبوت کانفرنس منعقد کی جارہی ہے' جو زیر سرپرستی مولانا سید جاوید حسین شاہ منعقد ہوگی' جس سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما مولانا اللہ وسایا' مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی' مولانا محمد رفیق جامی اور دیگر مقررین خطاب کریں گے۔ کانفرنس کی نگرانی مبلغ ختم نبوت مولانا قاضی عبدالخالق کریں گے' جبکہ ضلعی ختم نبوت کانفرنسیں جو ۹/ فروری سے لیہ سے شروع ہیں آئندہ ۱۲/ مارچ سے ۱۸/ اپریل تک راجن پور سے کراچی' اندرون سندھ' گوجرانوالہ' سیالکوٹ' ملتان' جھنگ' قصور' خانیوال' لودھراں' چناب نگر اور نارووال میں منعقد ہوں گی۔

دریں اثنا مولوی فقیر محمد نے وزیر اعظم' چیئرمین سی بی آر اور وزیر اعلیٰ پنجاب سے مطالبہ کیا ہے کہ قادیانی جماعت چناب نگر صدر انجمن احمدیہ' تحریک جدید اور وقف جدید کے تین ہزار تنخواہ دار ملازمین پر سوشل سیکیورٹی اسکیم' اولڈ ایج اسکیم' ایجوکیشن سیکشن اور ورکرز ویلفیئر فنڈز نافذ کئے جائیں اور کروڑوں روپے بجٹ۔ دیکھتے پر انکم ٹیکس کا نفاذ عمل میں لایا جائے' انہوں نے کہا کہ قادیانی جماعت کا ہیڈ آفس چناب نگر سابقہ ربوہ میں واقع ہے' جہاں انجمن احمدیہ کے سیکریٹریٹ میں ۱۲۰۰ اور تحریک جدید دفاتر میں ۷۰۰ تنخواہ دار ملازمین ہیں' جبکہ دیگر اداروں میں ایک ہزار سے زائد تنخواہ دار ملازمین ہیں' مگر ان پر سوشل سیکیورٹی اسکیم نافذ نہیں ہے اور نہ ہی اولڈ ایج بینیفٹ اسکیم رائج ہے' اس کے علاوہ قادیانی جماعت کے کروڑوں روپے کے الگ بجٹ ہیں' جن کا انکم ٹیکس وصول نہیں کیا جاتا' جبکہ ۱۷/ ۱۹۹۸ء کو اسٹیٹ کمشنر انکم ٹیکس چنیوٹ نے صدر انجمن احمدیہ ربوہ پر سال ۹۸۔۱۹۹۷ء پر ۴۳ لاکھ روپے انکم ٹیکس اور جرمانہ ۴۰ لاکھ کل ۸۳ لاکھ روپے انکم ٹیکس عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی تحریک پر نافذ کیا تھا' جس کو سی بی آر سے معاف کرالیا جاتا ہے' اس سلسلہ میں تحقیقات

## کائنات میں سب سے اعلیٰ وارفع مقام وہ ہے جہاں نبی کریم ﷺ آرام فرما ہیں

میرا اور میرے اکابر اساتذہ کا عقیدہ اور ایمان ہے اور اسی پر جینا چاہتے ہیں اور اسی پر موت کی تمنا رکھتے ہیں کہ پوری کائنات میں سب سے اعلیٰ اور ارفع مقام وہ ہے جہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم آرام فرما ہیں' جس کو جنت کا ٹکڑا کہا جاتا ہے' جنت کا یہ ٹکڑا جہاں چاند بھی سلام کرتا ہے' اسی مبارک جگہ پر سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے دو رفیق حضرت سیدنا ابوبکر صدیقؓ اور سیدنا حضرت عمر فاروقؓ آرام فرما ہیں' قیامت کی صبح تک اسی طرح آرام فرمائیں گے' کچھ مدت بعد حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام جب تشریف لائیں گے تو وصال کے بعد وہیں آرام فرما ہوں گے۔

کائنات کے آخری نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور بنی اسرائیل کے آخری نبی حضرت عیسیٰ علیہ السلام' ان دو عظیم نبیوں کے ساتھ امت محمدیہ کے سب سے اعلیٰ بزرگ آرام فرما ہیں۔ روضہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر جب اللہ کی رحمت نازل ہوتی ہے تو پوری کائنات پر پھیل جاتی ہے' جس کی برکت سے پوری دنیا اللہ کے عذاب سے بچ جاتی ہے' اللہ کرے کہ ہر امتی بار بار اس مبارک مقام کا دیدار کرے۔

از:...... مولانا قاضی محمد اسرائیل گڑنگی

کرائی جائے اور ٹیکس کا ایک ایک پیسہ قادیانی جماعت سے وصول کیا جائے۔

دریں اثناء مولوی فقیر محمد نے وزیر اعظم' وزیر اعلیٰ پنجاب اور چیئرمین بورڈ آف ریونیو پنجاب سے مطالبہ کیا ہے کہ قادیانی جماعت چناب نگر کو ۱۹۴۸ء میں جعلی مہاجر بن کر صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے نام پر مفت دی گئی ایک ہزار ۱۳۳ ایکڑ ۷ کنال ۸ مرلے سرکاری اراضی کی قیمت وصول کی جائے اور تمام متروکہ جائیداد الاٹ شدہ قادیانی جماعت سے واپس لی جائے' انہوں نے کہا کہ قادیانی جماعت کے سربراہ مرزا بشیر الدین محمود قادیانی غیر مسلم نے ۱۹۴۷ء میں قادیان شہر تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور کو بھارت میں شامل کروادیا تھا' قادیان شہر میں اور دیگر علاقوں میں قادیانی جماعت کی تمام جائیداد و اراضی انجمن احمدیہ قادیان کے پاس رہی' جبکہ جعلی مہاجر بن کر پاکستان میں بھی انہوں نے سرکاری اراضی و جائیداد میں سے متروکہ املاک اپنے نام الاٹ کرائی' جو دھوکا دہی کے مترادف ہے' جبکہ قادیانی جماعت کی جانب سے پاکستان کی مخالفت کر کے ضلع گورداسپور کے دوبارہ ہندوستان میں شامل کروانے کی وجہ سے بھارتی حکومت نے پٹھانکوٹ کے راستہ سڑک بنا کر کشمیر پر قبضہ کرلیا' یہ مسئلہ ۱۹۴۸ء سے چلا آرہا ہے۔ قادیانی جماعت نے پاکستان میں چک ڈھگیاں (ربوہ) کی سرکاری اراضی ایک آنہ فی مرلہ کے حساب سے گویا مفت حاصل کر کے وہاں ربوہ شہر آباد کیا تھا۔

مولوی فقیر محمد نے وزیر اعلیٰ پنجاب اور ڈائریکٹر جنرل ہاؤسنگ پنجاب سے مطالبہ کیا ہے کہ مسلم کالونی چناب نگر میں محکمہ کی ہاؤسنگ کالونی کے بقیہ پلاٹوں کی نیلامی کے لئے تاریخ جلد مقرر کی جائے اور مسلمان الاٹیز کو پریشان کرنے اور ان کو جھنگ دفاتر کے بار بار چکر لگوانے پر تمام عملہ تبدیل کردیا جائے' انہوں نے کہا کہ ۱۹۷۶ء میں میری (مولوی فقیر محمد کی) تحریری درخواست پر محکمہ ہاؤسنگ سرکل فیصل آباد نے سابقہ ربوہ حال چناب نگر میں دریائے چناب کے کنارے مسلمانوں کی آبادکاری کے لئے ۵۰ ایکڑ رقبہ پر رہائشی اسکیم کا اجراء کیا تھا' جس کے پلاٹ قرعہ اندازی کے ذریعہ مسلمانوں کو الاٹ کئے گئے تھے' بعد میں حکومت نے الاٹمنٹ کی پالیسی تبدیل کر کے بقیہ ایک کنال' ۱۰ مرلے اور ۵ مرلے کے پلاٹوں کو نیلامی کے ذریعہ فروخت کرنا شروع کردیا' اب کچھ پلاٹ باقی ہیں' جن کی نیلامی کے لئے تاحال تاریخ مقرر نہیں کی گئی' جبکہ پلاٹ نمبر ۳/۲۸ ڈی کی نیلامی کو محکمہ نے از خود منسوخ کردیا اور الاٹی کو تاحال اس کی کوئی اطلاع نہیں دی گئی

## قادیانیت جھوٹ کا پلندہ ہے' نومسلم جوڑے کے تاثرات

میرپور خاص (پ ر) قادیانیت جھوٹ کا پلندہ ہے' قادیانیت کا شرافت سے کوئی تعلق نہیں۔ ان خیالات کا اظہار قادیانی اسٹیٹ نفیس نگر میرپور خاص سندھ کے قادیانیت سے تائب ہوکر مسلمان ہونے والے نومسلم جوڑے نے کیا۔ تفصیلات کے مطابق ۱۳/ربیع الاول ۱۴۲۸ھ کو قادیانی اسٹیٹ نفیس نگر میرپور خاص سندھ کے چوہدری محمد شریف ولد خوشی محمد کھوکھر نے اپنی اہلیہ زاہدہ پروین بنت خدابخش کے ہمراہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نوکوٹ کے ناظم قاری عبدالستار آرائیں اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت میرپور خاص کے مبلغ مولانا محمد علی صدیقی کے ہاتھ پر مسجد صدیقیہ نوکوٹ میں اسلام قبول کر کے قادیانیت جیسے جھوٹے اور گندے مذہب کو ترک کردیا۔ جناب چوہدری محمد شریف کا تعلق قادیان' بھارت سے ہے اور قادیانی اسٹیٹ نفیس نگر کے آباد ہونے کے بعد قادیانی جماعت کے کہنے پر وہ اپنے والد کے ساتھ یہاں آباد ہوگئے' اس وقت ان کی عمر ۶۰ سال ہے اور ان کی اہلیہ کی عمر ۵۰ سال ہے۔ چوہدری محمد شریف نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا محمد علی صدیقی کو بتایا کہ ہم نے پوری زندگی بے سکونی میں گزاری ہے' لیکن اب اسلام قبول کرتے ہی ہمیں سکون محسوس ہوا' چوہدری صاحب نے مزید کہا کہ قادیانی جماعت صرف اپنے کارکنوں سے چندہ لینے پر زور دیتی ہے اس کے علاوہ عبادات کی کوئی پروا نہیں کی جاتی' انہوں نے اقرار کیا کہ جب وہ قادیانی تھے' اس وقت انہوں نے قادیانی جماعت کو لاکھوں روپے چندہ دیا۔ یاد رہے کہ چوہدری محمد شریف کھوکھر کے دو بھائی محمد دین کھوکھر اور منیر احمد کھوکھر پہلے ہی مسلمان ہوچکے ہیں' جبکہ ان کا ایک بیٹا سعید احمد بھی مسلمان ہے' کچھ عرصہ قبل ان کی ایک بیٹی نے بھی اسلام قبول کرلیا تھا۔ چوہدری محمد شریف کے مسلمان ہونے پر مسلمانوں کے بھرپور خوشی کا اظہار کیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے راہنماؤں نے نومسلم جوڑے کو اپنے مکمل تعاون کا یقین دلایا' قبول اسلام کی اس تقریب میں مولانا محمد ایوب' مولانا محمد احسن' قاری عبدالقدوس اور کثیر تعداد میں نمازی حضرات نے شرکت کی۔

ہے جبکہ چناب نگر میں قادیانی جماعت کے پاس ایک ہزار ایکڑ سے زائد اراضی ہے جس پر وہ قابض ہے۔

## عوام حُبّ رسولؐ کا مظاہرہ کرتے ہوئے علماء حق کا ساتھ دیں' مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

بدین (پ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم تبلیغ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی ۲ مارچ ۲۰۰۷ء بروز جمعۃ المبارک دورہ پر ماتلی تشریف لائے۔ جمعۃ المبارک کا بیان حضرت مولانا شجاع آبادی نے مدنی مسجد میں کیا' جس میں انہوں نے قادیانیت اور قادیانی عزائم کو واضح فرمایا۔ حضرت مولانا نے عوام الناس کو بیدار کرتے ہوئے خبردار کیا کہ کفر ہمارے حکمرانوں کے ذریعہ کفریہ چال چل رہا ہے اور آئندہ بھی وہ اپنی سازشیں جاری رکھنے کا ارادہ رکھتا ہے' جیسا کہ حکمران ق لیگ کے رہنما مشاہد حسین کا بیان تھا کہ ہم آئندہ الیکشن جیت کر سب سے پہلے توہین رسالت کا قانون ختم کریں گے (اس کے منہ میں خاک)۔ اس لئے آپ لوگ حب رسول اللہ کا مظاہرہ کرتے ہوئے علماء حق کا ساتھ دیں تاکہ وہ ان بے ایمانوں کو مزید بکواس کرنے سے روکیں اور ان کے منہ میں لگام دیں تاکہ اس ملک خداداد میں دوبارہ اسلام کا بول بالا ہو' آخر میں حضرت نے گوٹھ موٹن چانڈیو میں زیر تعمیر ختم نبوت مسجد کے لئے مخیر حضرات سے اپیل کی کہ وہ مقامی ساتھیوں کے ساتھ گاہے بگاہے تعاون کرتے رہا کریں تاکہ مسجد کی تعمیر کا کام جلد از جلد مکمل ہو سکے۔ حضرت نے کھانے کے بعد سنگھانوی اسلامی لائبریری میں عمائدین شہر سے ملاقات کی' عصر کی نماز کے بعد حضرت تلہار تشریف لے گئے۔

## مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کا راولپنڈی ڈویژن کا تفصیلی دورہ

راولپنڈی (پ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم تبلیغ حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے ۱۲/ مارچ ۲۰۰۷ء سے ۱۶/ مارچ ۲۰۰۷ء تک راولپنڈی ڈویژن اور اسلام آباد کا دورہ کیا۔ حضرت مولانا شجاع آبادی بارش اور سردی کے باوجود مقررہ تاریخ پر ملتان سے روانہ ہوکر ٹیکسلا پہنچے۔ چونکہ واہ کینٹ میں قادیانی سرگرم تھے' اس وجہ سے حضرت مولانا کے اکثر پروگرام واہ کینٹ میں رکھے گئے تھے' واہ کینٹ اور ٹیکسلا کا مولانا کا دو یوم کا دورہ تھا' اس پروگرام میں حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کے ساتھ اسلام آباد کے مرکزی مبلغ حضرت مولانا محمد طیب فاروقی اور راولپنڈی کے مبلغ مولانا محمد زاہد وسیم بھی تھے' ۱۲/ مارچ بروز سوموار عصر کی نماز کے بعد حضرت مولانا نے مرکزی جامع مسجد لالہ رخ میں بیان کیا' جس کی سرپرستی پروانہ ختم نبوت حضرت مولانا محمد اسحاق نے فرمائی۔ مغرب کی نماز کے بعد حضرت مولانا شجاع آبادی نے جامع مسجد صدیقیہ ۲۶ ایریا واہ کینٹ میں بیان کیا' جس کی سرپرستی حضرت مولانا محمد سعد نے فرمائی۔ عشاء کی نماز کے بعد مدرسہ صدیقیہ لالہ رخ میں حضرت مولانا شجاع آبادی نے بیان کیا' جس کی سرپرستی جامعہ صدیقیہ کے مہتمم مولانا فتح محمد فرما رہے تھے۔ ۱۳/ مارچ ۲۰۰۷ء بروز منگل فجر کی نماز کے بعد مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے مسجد فاروق اعظم واہ کینٹ میں درس قرآن دیا' جس کی سرپرستی حضرت قاری سیف الرحمٰن صاحب کر رہے تھے' ظہر کی نماز کے بعد حضرت مولانا شجاع آبادی نے جامع مسجد مدینہ لوسر شرفو میں بیان کیا' جس کی سرپرستی مولانا عبدالسلام فقیر کر رہے تھے' مغرب کے بعد حضرت مولانا شجاع آبادی نے جامع مسجد مدنی لائق علی چوک واہ کینٹ میں بیان کیا' جس کی سرپرستی حافظ صدیق فرما رہے تھے' عشاء کا پروگرام جامع مسجد ڈھپیاں ٹیکسلا میں ہوا' جس کی سرپرستی قاری محمد اشرف نے فرمائی' حضرت مولانا شجاع آبادی نے مفصل بیان کیا' ان کے بیان سے قبل قاری مصباح الاسلام نے تلاوت اور نظم پڑھی جبکہ مولانا محمد طیب فاروقی اور مولانا محمد زاہد وسیم نے مختصر بیان کیا۔ ۱۴/ مارچ ۲۰۰۷ء بروز بدھ حضرت مولانا نے مرکزی جامع مسجد ٹیکسلا میں فجر کے بعد درس دیا' اس پروگرام کی صدارت مولانا عبدالغفور فرما رہے تھے' مولانا شجاع آبادی نے بعد نماز عصر خضری مسجد اسلام آباد میں بیان کیا' نماز مغرب کے بعد انہوں نے اولی مسجد اسلام آباد میں بیان کیا' بعد نماز عشاء کا پروگرام جامع مسجد دارالسلام میں منعقد ہوا' ۱۵/ مارچ ۲۰۰۷ء بروز جمعرات کو فجر کی نماز کے بعد محسن مسجد اسلام آباد میں مولانا کا درس قرآن مجید ہوا' نماز عصر کے بعد مولانا اسماعیل شجاع آبادی نے جامع مسجد حنفیہ اسلام آباد میں بیان کیا' جس کی سرپرستی شیخ الحدیث مولانا عبدالرؤف کر رہے تھے' بعد نماز مغرب حضرت مولانا شجاع آبادی نے طور مسجد اسلام آباد میں خطاب کیا' عشاء کی نماز کے بعد انہوں نے جامع مسجد الفلاح میں تقریر کی۔ ۱۶/ مارچ ۲۰۰۷ء بروز جمعۃ المبارک حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے جمعہ کا خطاب جامع مسجد قدیمی سکھو تحصیل گوجر خان ضلع راولپنڈی میں کیا۔

# شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا کا ضلع خیرپور اور ضلع نوشہرو فیروز کا سہ روزہ تبلیغی دورہ

گمبٹ (پ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما شاہین ختم نبوت' استاذ المبلغین' حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ ۲۴ مارچ بروز ہفتہ بہاولپور سے [illegible] کے ذریعے صبح چار بجے روہڑی ریلوے اسٹیشن پر پہنچے جہاں مولانا محمد فیاض مدنی اور مولانا محمد حسین ناصر نے ان کا استقبال کیا' انہوں نے دفتر ختم نبوت سکھر میں قیام کیا' بعدازاں ۲۵ مارچ بروز اتوار سکھر سے کار پر روہڑی کا سفر کیا۔ مولانا اللہ وسایا کے ہمراہ مولانا محمد حسین ناصر' مولانا محمد فیاض مدنی' گمبٹ جماعت کے جنرل سیکریٹری عبدالسمیع شیخ' خزانچی نجیب اللہ شیخ بھی تھے' بارہ بجے وہ مدرسہ اسلامیہ روہڑی پہنچے جہاں مولانا اللہ وسایا نے بعد نماز ظہر سیرۃ النبی کانفرنس کے عنوان سے ہزاروں کے اجتماع سے ولولہ انگیز خطاب کیا۔ مولانا اللہ وسایا کے علاوہ شیخ علامہ ڈاکٹر خالد محمود سومرو' مولانا عبدالحمید لُنڈ بلوچ' مولانا صبغت اللہ جوگی' مولانا تاج محمد موں' بلوچستان کے صوبائی وزیر مولانا فیض محمد' جمعیت علماء اسلام ضلع خیرپور کے امیر شیخ الحدیث مولانا میر محمد میرک نے بھی کانفرنس سے خطاب کیا' بعدازاں مولانا اللہ وسایا نے روہڑی سے گمبٹ کا سفر کیا' کسان کالونی گمبٹ میں مسجد خاتم النبیین و مدرسہ ختم نبوت زیر تعمیر ہے' مولانا اللہ وسایا بعد نماز عصر وہاں تشریف لے گئے' تعمیراتی کام کا معائنہ کرنے کے بعد مولانا اللہ وسایا نے گمبٹ کے ساتھیوں کے لئے خصوصی دعا کی' بعد نماز عشاء مولانا اللہ وسایا نے کی مسجد گمبٹ میں ختم نبوت کانفرنس سے خطاب کیا' کانفرنس سے مولانا اللہ وسایا کے علاوہ سکھر کے مبلغ مولانا محمد حسین ناصر اور سندھ کے نامور خطیب مولانا عبدالحمید لُنڈ نے بھی خطاب کیا' رات کو مولانا اللہ وسایا نے دفتر ختم نبوت گمبٹ میں قیام کیا۔ ۲۶ مارچ ۲۰۰۷ء بروز سوموار صبح نو بجے مولانا اللہ وسایا نے گمبٹ سے رانی پور کا سفر کیا' مولانا محمد فیاض مدنی' مولانا محمد حسین ناصر' ڈاکٹر عبدالرحمن اور عبدالسمیع بھی ان کے ہمراہ تھے۔ مدرسہ دارالفیوض میں مولانا اللہ وسایا نے طلباء سے خطاب کیا' حضرت حکیم عبدالواحد بروہی کے حکم پر بعدازاں انہوں نے رانی پور سے خیرپور میرس کا سفر کیا۔ بارہ بجے دن کو مولانا اللہ وسایا نے مدرسہ جامعہ حمادیہ میں علماء کرام اور طلبہ سے خطاب کیا' جامعہ کے مہتمم شیخ الحدیث مولانا میر محمد میرک نے بھی اس موقع پر خطاب کیا' بعدازاں مولانا اللہ وسایا نے مولانا محمد فیاض مدنی اور گمبٹ جماعت کے امیر حکیم عبدالواحد کی معیت میں دو بجے دن خیرپور سے محراب پور کا سفر کیا' ۳ بجے سہ پہر وہ مدرسہ مدینۃ العلوم سالانی روڈ محراب پور پہنچے جہاں جامعہ کے ناظم اعلیٰ مولانا عبدالصمد' مفتی ولی اللہ اور دیگر اساتذہ کرام اور طلباء ان استقبال کے لئے موجود تھے۔ جامعہ میں حضرت مولانا اللہ وسایا نے کچھ دیر آرام کیا' بعد نماز عصر انہوں نے علماء کرام سے ملاقات کی' بعد نماز عشاء جامع مسجد نزد ریلوے اسٹیشن میں ایک عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس سے مولانا اللہ وسایا نے خطاب فرمایا' حضرت مولانا نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے جو نکات آئین میں موجود ہیں' یہودی لابی ان کو موجودہ حکمران پرویز مشرف کی مدد سے خارج کرنے کی کوششیں کر رہی ہے' اگر حکمرانوں نے ایسی غلطی کی تو مسلمانوں کا بچہ بچہ تحفظ ختم نبوت کے لئے اپنی جان کا نذرانہ پیش کرنے سے بے دریغ نہیں کرے گا۔ مولانا اللہ وسایا کے علاوہ سندھ کے مشہور خطیب مولانا صبغت اللہ جوگی' سالانی کے سجادہ نشین مولانا میاں محمد نثار' ضلع خیرپور کے مبلغ مولانا محمد فیاض مدنی نے بھی اس موقع پر خطاب کیا' اسٹیج سیکریٹری کے فرائض مولانا عبدالصمد نے انجام دیئے۔ ۲۷ مارچ بروز منگل صبح دس بجے مولانا اللہ وسایا نے مدرسہ جامعہ مدینۃ العلوم محراب پور میں طلبہ کے عظیم الشان اجتماع سے خطاب کیا۔ اس موقع پر مولانا اللہ وسایا کے علاوہ مولانا محمد فیاض مدنی نے بھی خطاب کیا۔ دوپہر ایک بجے مولانا اللہ وسایا نے محراب پور کے مدرسہ کے مفتی مولانا یٰسین' مولانا عبدالصمد اور مولانا محمد فیاض مدنی کی معیت میں کھرڑا کا سفر کیا' کھرڑا میں بعد نماز ظہر مدرسہ شمس العلوم میں سالانہ سیرۃ النبی کانفرنس سے مولانا اللہ وسایا نے خطاب کیا' مولانا اللہ وسایا کے علاوہ سکھر کے مشہور عالم پروفیسر ابومحمد' جامعہ کے مہتمم مولانا عبدالحق الاشاری اور مولانا محمد فیاض مدنی نے بھی اس موقع پر خطاب کیا' چار بجے سہ پہر مولانا اللہ وسایا نے مولانا محمد فیاض مدنی اور مولانا عبدالصمد کی معیت میں کنڈیارو کا سفر کیا' عصر کی نماز انہوں نے مدرسہ انوار العلوم کی جامع مسجد میں ادا کی' بعدازاں وہ جامعہ کے مہتمم اور مشہور عالم دین مولانا مفتی محمد ادریس کی معیت میں گوٹھ سید وڈیرو عثمانیہ لائبریری میں تشریف لے گئے' وہاں سے قادیانیوں کی چند نایاب کتابیں حضرت کو ملیں جو اس لائبریری کے انچارج عثمان عباسی نے ختم نبوت لائبریری کے لئے حضرت مولانا اللہ وسایا کو پیش کیں' یہ تقریباً ۲۲

کتب تھیں' بعد ازاں مولانا اللہ وسایا نے ان کے لئے خصوصی دعا فرمائی' مغرب کی نماز کے بعد مولانا اللہ وسایا نے سیدو ڈیرو سے پھر کنڈیارو کا سفر کیا' مدرسہ انوار العلوم میں پہنچے' جہاں بعد نماز عشاء جامع مسجد میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس سے مولانا اللہ وسایا نے خطاب فرمایا' مولانا اللہ وسایا کے علاوہ پروفیسر ابو محمد سکھر والے' جامع کے مہتمم مولانا مفتی محمد ادریس اور مولانا محمد فیاض مدنی نے بھی خطاب کیا' رات کو بارہ بجے کنڈیارو سے محراب پور اسٹیشن کا سفر کیا۔ مولانا اللہ وسایا کی معیت میں مولانا محمد فیاض مدنی اور مولانا عبدالصمد بھی تھے' رات کو تقریباً دو بجے مولانا اللہ وسایا کو مولانا محمد فیاض مدنی' مولانا مفتی ولی اللہ اور مولانا عبدالصمد نے الوداع کہا اور حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ زکریا ایکسپریس پر بہاولپور کے لئے روانہ ہوگئے' حضرت مولانا کا یہ دورہ انتہائی کامیاب رہا۔

## نبی کریم ﷺ کی اس دنیا میں آمد پوری دنیا پر اللہ تعالیٰ کا احسان ہے' مولانا قاضی محمد اسرائیل گڑنگی

مانسہرہ (پ ر) جامع مسجد صدیق اکبرؓ مانسہرہ میں نماز جمعہ کے بڑے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے مولانا قاضی محمد اسرائیل گڑنگی نے کہا کہ پوری دنیا پر اللہ تعالیٰ کا سب سے بڑا احسان نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس دنیا میں آمد ہے' ہر مسلمان پر لازم ہے کہ وہ اس پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے' جبکہ دنیا میں سب سے بڑا سانحہ وواقعہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہے' ہر مسلمان کو چاہئے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے لئے صبر کرے اور اس صدمہ کو برداشت کرے' ہر مسلمان کو چاہئے کہ وہ زیادہ سے زیادہ درود شریف پڑھے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ہر روز پچاس ہزار مرتبہ درود شریف پڑھا کرتے تھے' یہ ان کی بڑی کرامت تھی۔

دریں اثنا عظیم اسکالر اور ادیب پروفیسر حافظ شبیر حسین نے گزشتہ دنوں مکتبہ انوار مدینہ مانسہرہ کے سرپرست اعلیٰ مولانا قاضی محمد اسرائیل گڑنگی سے ان کی رہائش گاہ پر ملاقات کی' انہوں نے مولانا گڑنگی کی علمی اور ادبی خدمات کو پسند کیا۔ اس موقع پر مولانا گڑنگی نے کہا کہ کتاب کی قدر وہی جان سکتا ہے جو کبھی اس میدان سے خود گزرا ہو' کتاب لکھنا مشکل ترین کام ہے' پروفیسر شبیر حسین نے مولانا گڑنگی کی کتب کی کثیر تعداد کو دیکھ کر خوشی کا اظہار کیا اور کہا کہ موجودہ دور میں درس و تدریس کے ساتھ ساتھ قلمی کام کرنا بڑی خوش قسمتی کی بات ہے' لکھتا وہی ہے جس پر اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم ہوتا ہے' کتابوں میں یہ بات پھول بن کر خوشبو دے رہی ہے کہ مرنے کے بعد انسان کے لئے بہترین صدقہ اور بہترین سرمایہ اچھی کتاب ہے۔ مولانا گڑنگی کی کتب اعتدال' صحیح عقائد اور ہر مسلمان کے لئے بہترین ذخیرہ ہیں' مکتبہ انوار مدینہ مانسہرہ' نور نبوت کی کرنوں کو تقسیم کر رہا ہے' مولانا گڑنگی سے امید ہے کہ چند مزید کتب بھی مارکیٹ میں لائیں گے اور امت مسلمہ کی راہنمائی کریں گے' انہوں نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ مولانا گڑنگی کی حفاظت فرمائے اور ان کو دین کا کام کرنے کی مزید توفیق دے' قاری حبیب الحق بھی اس موقع پر ان کے ہمراہ تھے۔ اس موقع پر مولانا گڑنگی نے پروفیسر شبیر حسین کو اپنی کتب کا سیٹ پیش کیا۔

دریں اثنا کاکو نکے میں نزاکت خان اور شفاقت خان کی والدہ ماجدہ کی نماز جنازہ پڑھانے سے قبل ماں کی عظمت و خدمت کے حوالے سے خطاب کرتے ہوئے مولانا قاضی محمد اسرائیل گڑنگی نے کہا کہ وہ لوگ ہمیشہ قسمت کے سکندر بن جاتے ہیں جو اپنی والدہ کی خدمت کرتے ہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام جب کوہ طور پر جایا کرتے تھے تو ان کی والدہ ان کے لئے دعا فرمایا کرتی تھیں کہ میرے اللہ! میرے موسیٰ (علیہ السلام) پر رحم فرما' جن کے والدین فوت ہو چکے ہیں' وہ ان کے لئے ہمیشہ دعا کیا کریں۔ ماں کی دعا حقیقت میں جنت کی ہوا ہے' جنت کو اللہ تعالیٰ نے ماں کے قدموں تلے رکھا ہے۔ ماں زندگی میں ایک ہی مرتبہ ملا کرتی ہے' خوب دل لگا کر اپنی ماں کی خدمت کریں' ماں کا بہت ہی مقدس رشتہ ہے' تمام لوگ اپنے معاملات درست کریں' نماز کی پابندی کریں' ہم اللہ کے بندے اور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام ہیں' ہمیں اس دنیا میں اللہ کا بندہ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام بن کر رہنا ہوگا' بندے کی یہ شان نہیں کہ وہ اللہ کی نافرمانی کرے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی سے بغاوت کرے۔ اس نماز جنازہ سے ہم سب کو عبرت حاصل کرنا لازم ہے' صبح و شام قبر آواز لگا رہی ہے کہ میں تنہائی کا گھر ہوں' اپنا کوئی ساتھی لے کر آنا' میں اندھیرے کا گھر ہوں' اپنے لئے روشنی لے کر آنا' میں تنگی کا گھر ہوں' اپنے لئے کشادگی لے کر آنا' میرے اندر آ کر واپس نہیں جا سکتے' میں عبرت کا مقام ہوں' میرے اندر جو آتا ہے' وہ واپس نہیں جا سکتا۔

☆☆..........☆☆

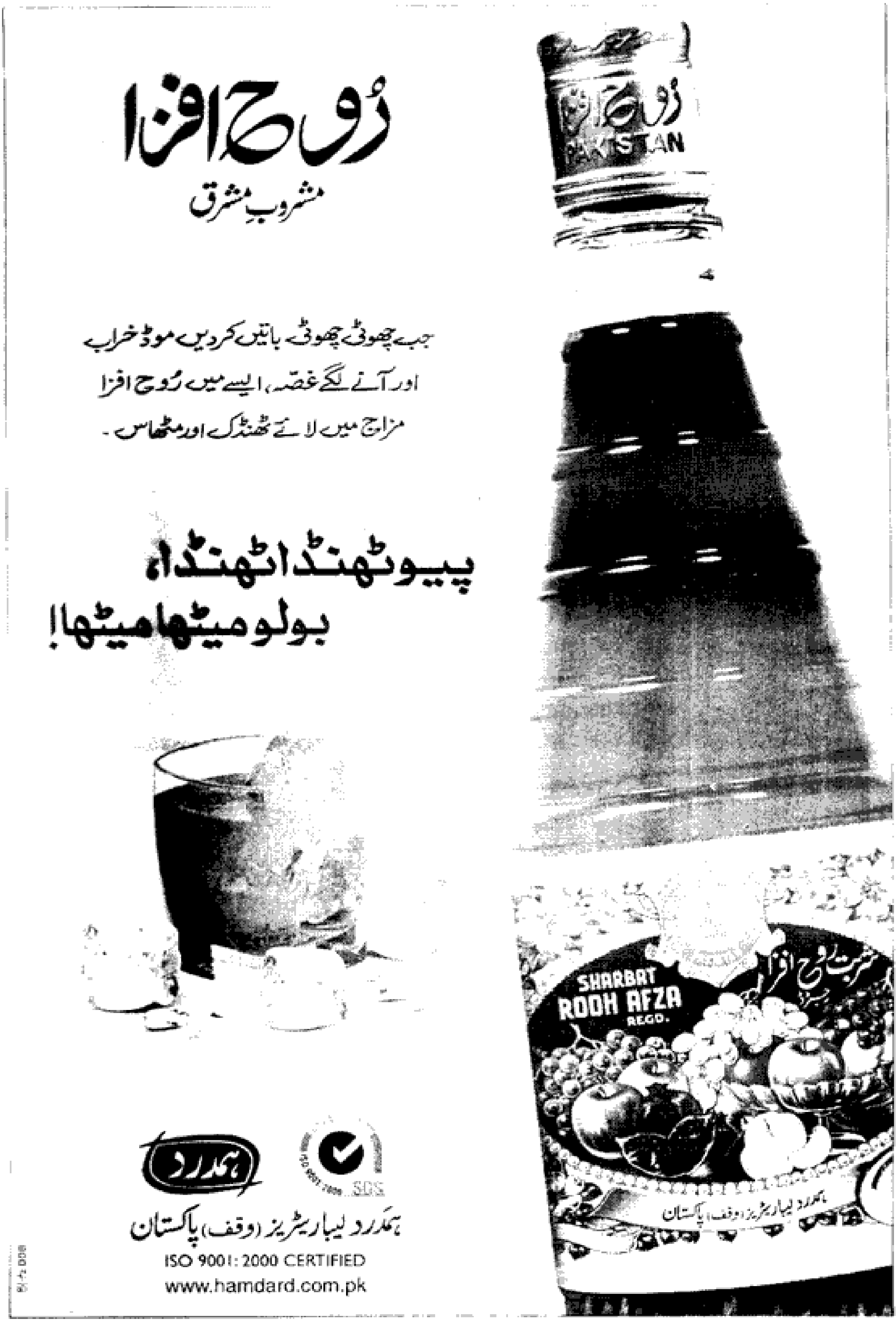
روح افزا
مشروبِ مشرق
جب چھوٹی چھوٹی باتیں کردیں موڈ خراب
اور آنے لگے غصہ، ایسے میں رُوح افزا
مزاج میں لائے ٹھنڈک اور مٹھاس۔
پیو ٹھنڈا ٹھنڈا،
بولو میٹھا میٹھا!
ہمدرد
ہمدرد لیباریٹریز (وقف) پاکستان
ISO 9001: 2000 CERTIFIED
www.hamdard.com.pk
PAKISTAN
SHARBAT
ROOH AFZA
REGD.

# عالمی مجلس تحفظ ختمِ نبوت سے تعاون

## شفاعتِ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذریعہ

- پوری دنیا میں قادیانیت کا تعاقب
- قادیانیوں کو دعوتِ اسلام
- سینکڑوں مبلغین کے ذریعہ قادیانی سرگرمیوں کا سدباب
- عدالتوں میں قادیانیت کے متعلق مقدمات کی پیروی
- سینکڑوں مساجد و مدارس کے ذریعہ مبلغین کی تیاری
- دفاتر ختم نبوت، دار التصنیف اور لائبریریوں کا قیام
- قادیانیت سے تائب ہونے والے مسلمانوں کی نگہداشت
- ہفت روزہ ختم نبوت کے ذریعہ قادیانیت کا قلمی پوسٹ مارٹم

**ان تمام صدقاتِ جاریہ میں شرکت کے لئے**

**زکوۃ، صدقات، خیرات، فطرہ، عطیات عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوت کو عنایت فرمائیں**

### ترسیلِ زر کا پتہ

**دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان**

فون: 4583486-4514122 فیکس: 4542277

اکاؤنٹ نمبر 3464 یو بی ایل حرم گیٹ برانچ، ملتان۔

**جامع مسجد باب الرحمت، پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی**

فون: 2780337 فیکس: 2780340

اکاؤنٹ نمبر 8-363 اور 2-927 الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ

نوٹ: مجلس کے مرکزی دفاتر میں رقوم جمع کرا کے مرکزی رسید حاصل کر سکتے ہیں

نوٹ: رقوم دیتے وقت مد کی صراحت ضروری ہے تاکہ شرعی طریقے سے مصرف میں لایا جا سکے

### اپیل کنندگان:

(مولانا) خواجہ خان محمد — امیر مرکزیہ

سید نفیس الحسینی — نائب امیر مرکزیہ

(مولانا) عزیز الرحمن — ناظم اعلیٰ